ثمرۃ المیراث

مؤلف

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کلکیولیٹر سے 2 منٹ میں وراثت تقسیم کریں
اور 10 منٹ میں پورا مناسخہ حل کرلیں

ناشر

مکتبہ ثمیر، مانچیسٹر، انگلینڈ

Mobile (0044) 7459131157

نام کتاب.............................ثمرۃ المیراث

نام مؤلف......................مولانا ثمیر الدین قاسمی

ناشر.......................... مکتبہ ثمیر، مانچسٹر، انگلینڈ

طباعت باراول................ مئی ۲۰۱۱ء

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

M (00 44) 07459131157

E samiruddinqasmi@gmail.com
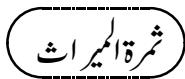
ملنے کے پتے

وراثت تقسیم کرنے کے لئے یہ آسان حساب ضرور سیکھ لیں

میں نے ہر جگہ یہی حساب سیٹ کیا ہے
قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 350000 میں ضرب دیں, اس سے جو نکلے، اس کو 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

مثلا :۔بیوی کا آٹھواں حصہ سو میں سے 12.50 ہے اس سے شوہر کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیا تو وہ 4375000 ہوگیا، اب 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیا تو یہ 43750 ہوگیا اب شوہر کے 350000 چھوڑے ہوئے روپئے میں بیوی کا حصہ 43750 روپیہ ہی ہے،

دوسری مثال :۔باپ کا چھٹا حصہ سو میں سے 16.66 ہے اس سے بیٹے کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیا تو وہ 5831000 ہوگیا، اب 5831000 کو 100 سے تقسیم کر دیا تو یہ 58310 ہوگیا اب بیٹے کے 350000 چھوڑے ہوئے روپئے میں باپ کا حصہ 58310 روپیہ ہی ہے، اب اسی طرح تمام وارثین کا حساب کرلیں، حساب آسان ہوجائے گا۔

نمبر	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
	کتاب لکھنے کا داعیہ	8
	وراثت تقسیم کرنے کا صرف 4 ہی طریقہ ہے	11
	پہلا۔۔سادہ حساب۔	11
	دوسرا۔۔رد کا حساب	11
	تیسرا۔۔ عول کا حساب	12
	چوتھا۔۔ مناسخہ کا حساب	12
	حصہ لینے والے صرف 14 ہیں	14
	14 وارثین کے یہ شجرہ یاد رکھیں	15
	اس کتاب میں سارا حساب 100 سے کیا جائے گا۔	16
	100 سے آٹھواں، اور چوتھائی، اور آدھا ایک تہائی بنانے کا طریق	17
	وراثت کرتے وقت یہ 4 اصول یاد رکھیں	25
	ان 14 وارثین کی زیادہ ضرورت ہے اس لئے انکے احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔	33
	عصبہ بنفسہ کے لوگ 8 ہیں	57
	وراثت تقسیم کرنے کے لئے یہ آسان حساب ضرور سیکھ لیں	59
	سادہ حساب کی 7 مثالیں	60

ثمرۃ المیراث کی خصوصیات

1	اس کتاب سے ہر عامی آدمی بھی اپنے خاندان کی وراثت تقسیم کرسکتا ہے
2	اس کتاب میں 15 سوالات قائم کرکے اس کا پورا حساب بنایا گیا ہے، آپ کا مسئلہ جس سوال کے مناسب ہو آپ اس کو منتخب کر کے اپنے خاندان کی وراثت خود تقسیم کرلیں
3	اس میں عام حساب کے سوالات 7 ہیں
4	اس میں رد کے لئے 3 سوال قائم کئے گئے ہیں، تاکہ طلبہ مسئلہ رد کا مشق کرلیں
5	اس میں عول کے لئے ۳ سوال قائم کئے گئے ہیں، تاکہ طلبہ عول بنانا سیکھ جائیں
6	اس میں مناسخہ کے لئے 2 سوال قائم کیا گیا ہے، تاکہ طلبہ مناسخہ سیکھ لیں۔
7	14 وارثوں کے احوال کو تفصیل سے بیان کیا ہے جنکی سخت ضرورت تھی
8	تمام حساب کو کلکیو لیٹر سے سیٹ کیا گیا ہے، تاکہ حساب بنانے میں آسانی ہو۔
9	اس طرز میں، تصحیح، تداخل ، تبائن، وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔
10	اس طرز میں وراثت دو منٹ میں تقسیم ہوجاتی ہے
11	اس طرز میں مناسخہ دس منٹ میں حل ہوجاتا ہے، اور بہت آسان ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب لکھنے کا داعیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔امابعد

کچھ طلبہ نے مجھ سے درخواست کی کہ وراثت تقسیم کرنا ہماری ضرورت ہے،لیکن پرانا حساب اتنا مشکل ہے کہ اس سے وراثت تقسیم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے،اور مناسخہ تو اور مشکل ہو جاتا ہے،اس کے حساب کرنے میں کئی کئی ہفتے لگ جاتے ہیں، رد، اور عول کا حساب بھی بہت مشکل ہے، اس لئے کوئی نیا طریقہ نکالیں جس سے چند منٹوں میں وراثت بھی تقسیم ہو جائے،اور پوچھنے والے کو اس کا روپیہ بھی تقسیم کر کے دے دیا جائے، کیونکہ پوچھنے والے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم آپس میں جھگڑ رہے ہیں اس لئے ہم سب کو میت کا روپیہ اور زمین تقسیم کر کے دیں،لیکن کچھ حضرات کرتے یہ ہیں کہ صرف وراثت تقسیم کر کے دیتے ہیں،اور روپیہ تقسیم کر کے نہیں دیتے جس کی وجہ بات ادھوری رہ جاتی ہے،اس لئے میں نے اس کتاب میں اس کا التزام کیا ہے کہ روپیہ بھی تقسیم کر کے دیا جائے تا کہ ہر وارث مطمئن ہو جائے۔

پھر حساب کرنے کا انداز بہت آسان رکھا ہے،صرف تین چیزیں کریں اور تین منٹ میں روپیہ تقسیم ہوتا جائے گا

1۔۔پہلی بات تو یہ کریں وارثین کو جو حصہ دیں وہ فیصد میں دیں، مثلا بیوی کا آٹھواں ہے،تو اس کو سو میں سے 12.50 دیں،دو بہنوں کو ایک ایک تہائی دینا ہے،تو انکو 33.33 دیں، باپ اور ماں کو چھٹا حصہ دینا ہے تو انکو سو میں سے 16.66 دیں

2۔۔اور دوسرا کام یہ کریں کہ جتنا روپیہ میت نے چھوڑا ہے اس میں وراثین کے حصے کو ضرب دیں،
مثلا میت نے 350000 روپیہ چھوڑا ہے تو 350000 میں 12.50 سے ضرب دے دیں،
اب اس ضرب سے 4375000 نکلے گا

3۔۔اور تیسرا کام یہ کریں کہ ضرب دینے کے بعد جو 4375000 نکلا ہے اس کو 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے 43750 روپیہ ہو جائے گا، اور یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے
اسی طرح ہر وارث کا حصہ نکالنے کے حساب کریں، بہت آسانی سے تین منٹ میں ہر ہر وارث کا حصہ نکلتا جائے گا ،اور تمام پیچیدگی سے نجات مل جائے گی

میرے طریقہ کار میں تصحیح ،توافق ،تداخل ،تبائن کا طریقہ نہیں آتا ہے، کیونکہ تمام حسابات فیصد سے کئے جاتے ہیں اور کلکیو لیٹر کے ذریعہ 100 سے حساب کرتے ہیں، اس لئے تصحیح وغیرہ کی بحث چھوڑ دی گئی ہے۔

گزارش

یہ کتاب سراجی کا نچوڑ ہے، لیکن بالکل نئے انداز کی ہے اس لئے اس میں غلطی کا کافی امکان ہے، اس کے حساب کرنے میں بھی غلطی کا امکان ہے

مجھے اس کا بھی احساس ہے کہ کتاب کافی لمبی ہو گئی ہے، لیکن نئے انداز میں طلبہ کو بار بار سمجھانے کی ضرورت تھی اس لئے بعض مرتبہ ایک ہی بات کو کئی مرتبہ لا کر سمجھانا پڑا، جس کی وجہ سے کتاب لمبی ہو گئی ہے، لیکن طلبہ کے لئے مفید ہے اس لئے اس کو گوارہ کر لیا گیا ہے

،اہل علم کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ وہ غلطی کی نشاندہی کریں، میں اس کا شکر گزار ہوں گا اور ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے گی

شکریہ

محترم حاجی یونس صاحب، ڈیوز بری، اور مولانا شمس الحق صاحب باٹلی نے کتاب کی چھپائی کے وقت نگرانی کی ہے میں ان کا شکرگزار رہوں۔ خداوند قدوس ان حضرات کو پورا پورا بدلہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالی اس کتاب کو قبولیت سے نوازے اور ذریعۂ آخرت بنائے۔ اس کے طفیل سے ناچیز کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور کمی کوتاہی کو معاف فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

وراثت تقسیم کرنے کا صرف 4 ہی طریقہ ہے

پہلا سادہ حساب، دوسرا رد کا حساب، تیسرا عول کا حساب، چوتھا مناسخہ کا حساب
پچھلے زمانے میں کلکیولیٹر نہیں تھا اس لئے کسر سے حساب کرتے تھے جس کی وجہ سے حساب بہت پیچیدہ ہوجاتا تھا، اس زمانے میں کلکیولیٹر ہے، جو پوائنٹ ناپتا ہے جس کی وجہ سے حساب کرنا بہت آسان ہو گیا ہے، اس لئے وراثت تقسیم کرنے میں تداخل، تبائن وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، صرف چار طریقوں سے وراثت تقسیم کردی جاتی ہے، جس کی وجہ سے بہت جلد، یعنی صرف پانچ منٹ میں وراثت تقسیم ہو جاتی ہے، اور بہت آسان ہوجاتا ہے

پہلا۔۔سادہ حساب۔

۔اگر وراثت تقسیم کرنے میں رد نہ ہو، عول نہ ہو، اور مناسخہ نہ ہو تو اس کو سادہ حساب کہتے ہیں
اس حساب میں صرف چار منٹ میں وراثت تقسیم ہوجاتی ہے

دوسرا۔۔رد کا حساب

۔رد کا حساب اور عول کا حساب اس وقت ہوگا جب کوئی لینے والا عصبہ نہ ہو، اگر کوئی عصبہ ہو تو نہ رد کا حساب آئے گا، اور نہ عول کا حساب ہوگا، کیونکہ حصے دار حصے لینے کے بعد جو باقی بچا وہ عصبہ لے لیگا، اس لئے رد، یا عول کی ضرورت نہیں پڑے گی

رد کا مطلب

حصے دار اپنا اپنا حصہ لینے کے بعد کچھ حصہ بچ گیا، اب اس کو کوئی لینے والا نہیں ہے، اور عصبہ بھی نہیں ہے تو یہ باقی حصہ دوبارہ انہیں حصے داروں کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے گا، اسی حصے کو دے دینے کو ،رد، کہتے ہیں

تیسرا ہے عول کا حساب

عول کا معنی ہے نیچے لانا۔ حصے لینے والے کا حصہ زیادہ ہو گیا، مثلا 100 سے تقسیم کیا، لیکن حصے لینے والے کا حصہ ایک سو دس 110 ہو گیا، تو اس کو دوبارہ سو پر لانے کو عول، کہتے ہیں، یعنی reduce کیا اور حساب کو نیچے لایا، اسی کو عول کہتے ہیں، اس کی مثال آگے آرہی ہے

چوتھا ہے مناسخہ

چار پانچ پیڑھی تک وراثت تقسیم نہیں کی تھی، اب خیال آیا کہ وراثت تقسیم کر لیں، لیکن اس وقت چار نسلیں گزر چکی ہیں، اس لئے اب مرنے والے کی پہلی نسل میں اس کی جائداد تقسیم کی جائے گی، پھر دوسری نسل میں تقسیم کی جائے گی، پھر تیسری نسل میں تقسیم کی جائے گی، پھر چوتھی نسل میں تقسیم کی جائے ،اسی چار پشتوں تک وراثت تقسیم کرنے کو، مناسخہ، کہا جاتا ہے

چونکہ اس میں چار پانچ نسلوں میں وراثت تقسیم کی جاتی ہے اس لئے یہ حساب لمبا ہوتا ہے، اور پیچیدہ بھی ہوتا ہے، لیکن میرے طریقہ سے حساب کرنے سے صرف دس منٹ میں وراثت تقسیم ہو جاتی ہے۔اب

اس کو آزما کر دیکھیں

مناسخہ کا حساب کرتے وقت ہر بطن کی جائداد بھی تقسیم کرتے جائیں، اور بعد میں بھی ان کی جائداد تقسیم کرتے جائیں تو حساب بہت آسان ہو جاتا ہے

پہلے جو حساب آتا تھا، اس میں چاروں بطن کی وراثت تقسیم کرتے ہیں اور بالکل آخیر میں جائداد تقسیم کرتے ہیں تو اس سے حساب بہت لمبا ہو جاتا ہے، اور بہت دیر بھی لگتی ہے

بس یہی چار حساب ہیں، ان کو سمجھ لیں زندگی میں کام آئے گا

حصہ لینے والے صرف 14 ہیں

جنکی بار بار ضرورت پڑتی ہے

وارث تو بہت ہیں لیکن جنکی زیادہ ضرورت پڑتی ہے وہ صرف 14 ہیں۔
ان میں سے 9 کا حصہ ہے، باقی 5 عصبہ ہیں، ان کا حصہ متعین نہیں ہے
اور ہر ایک کے تین تین حالتیں مان لیں تو صرف 42 حصے ہیں جن کو یاد کر لیں تو وراثت تقسیم کرنا آجائے گا، اور اسی سے آپ کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ باقی جو حضرات ہیں، زندگی میں ان کی ضرورت نہیں پڑتی ہے، لوگ صرف لفظی بحثیں کرنے کے لئے ان کو پڑھتے ہیں

14 وارثین کے یہ شجرہ یاد رکھیں
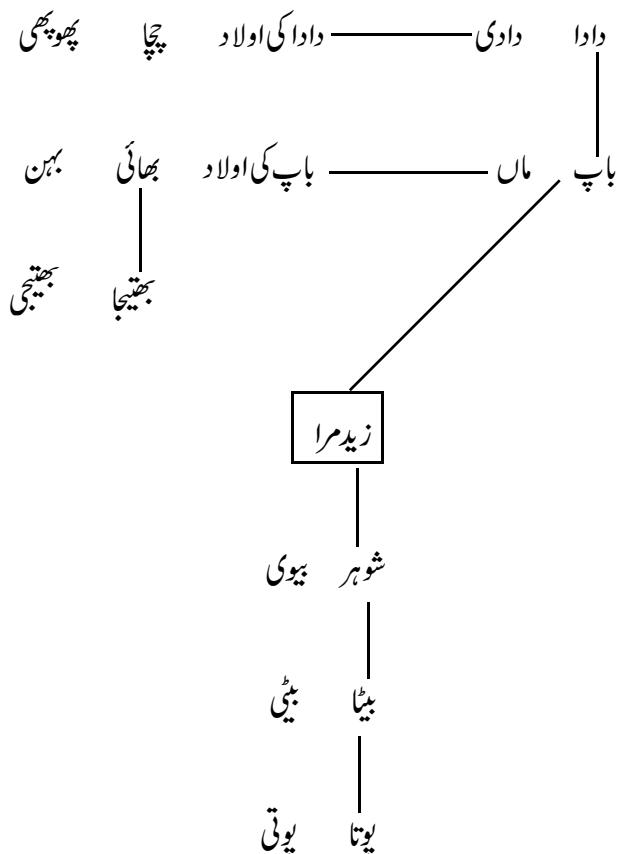
بس یہی 14 آدمی حصے لینے والے ہوتے ہیں باقی دادا اور دادی کی ضرورت بہت کم پڑتی ہے

اس کتاب میں سارا حساب 100 سے کیا جائے گا۔

یعنی فیصد سے کیا جائے گا

اس کتاب میں سارا حساب 100 سے کیا جائے گا، کیونکہ کلکیو لیٹر 100 کا حساب کرتا ہے۔
کبھی بھی آٹھ سے یا بارہ سے یا چوبیس سے حساب نہیں کیا جائے گا، آپ اس حساب کو بھول جائیں

مثلا

1۔۔ بیوی کو آٹھواں دینا ہوا تو 100 کا آٹھواں 12.5 دیا جائے گا

2۔۔ شوہر کو چوتھائی دینا ہوا تو 100 کی چوتھائی 25 دیا جائے گا۔

3۔۔ اولاد ہونے کی شکل میں شوہر کو آدھا دینا ہوا تو 100 کا آدھا 50 دیا جائے گا۔

4۔۔ ماں کو تہائی دینی ہو تو 100 کی تہائی 33.33 دیا جائے گا۔

5۔۔ دو بہنوں کو دو تہائی دینا ہو تو 100 کی دو تہائی 66.66 دیا جائے گا

6۔۔ اولاد ہونے کی شکل میں ماں کو چھٹا دینا ہو تو 100 کا چھٹا 16.66 دیا جائے گا۔

نوٹ: کلکیو لیٹر سے 100 کا تہائی کریں تو ہمیشہ ایک نمبر چھوڑ دیتا ہے، اس لئے اس کو پورا کرنے کے لئے دو لڑکیوں کا حصہ 66.66 دینا ہو تو اس کو ایک نمبر زیادہ دیکر 66.67 لکھ دیں تو حساب صحیح آئے گا۔

100 سے آٹھواں، اور چوتھائی، اور آدھا ایک تہائی اور چھٹا حصہ بنانے کا طریقہ

(1)......:100 میں 8 سے تقسیم دیں تو سو کا آٹھواں حصہ 12.5 نکل جائے گا۔

(2)......:100 میں 4 سے تقسیم دیں تو سو کا چوتھائی حصہ 25 نکل جائے گا

(3)......:100 میں 2 سے تقسیم دیں تو سو کا آدھا حصہ 50 نکل جائے گا

(4)......:100 میں 3 سے تقسیم دیں تو سو کی ایک تہائی حصہ 33.33 نکل جائے گا

(5)......100 کی ایک تہائی 33.33 کو 2 سے ضرب دیں تو 66.66 دو تہائی نکل جائے گی

(6)......:100 میں 6 سے تقسیم دیں تو سو کا چھٹا حصہ 16.66 نکل جائے گا

ان 4 آدمیوں کو وراثت نہیں ملے گی

1 پہلا ۔۔۔وارث کافر ہو تو وراثت نہیں ملے گی

[1] میت مسلمان ہو اور اس کا وارث کافر ہو تو کافر کو وراثت نہیں ملے گی ۔اسی طرح میت کافر ہو اور اس کا وارث مسلمان ہو تو مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو گا۔

دلیل :اس حدیث میں ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا۔عن اسامة بن زیدؓ ان النبی ﷺ قال لا یرث المسلم الکافر و لا الکافر المسلم (بخاری شریف، باب لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم ،ص ۱۱۶۷،نمبر ۶۷۶۴رمسلم شریف، باب لا یرث المسلم الکافر ولا یرث الکافر المسلم ،،ص ۷۰۵،نمبر۱۶۱۴ر۴۱۴۰)

ترجمہ:حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا،اور نہ کافر مسلمان کا وارث بنے گا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا

(۲)دوسری حدیث میں ہے. عن جابر عن النبی ﷺ قال لا یتوارث اھل ملتین۔(ترمذی شریف، باب لا یتوارث اھل ملتین ،ص۴۸۴،نمبر ۲۱۰۸)

ترجمہ :حضور ؐ نے فرمایا کہ دو الگ الگ مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے

اس حدیث میں ہے کہ دو مختلف دین والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

2 دوسرا۔۔۔وارث قتل کر دے تو قاتل کو مقتول کی وراثت نہیں ملے گی

دلیل :(۱)اس نے قتل کر کے مقتول کا مال جلدی حاصل کرنا چاہا تو شریعت نے اس کو وراثت سے ہی

محروم کردیا۔

(۲) حدیث میں ہے کہ قاتل وارث نہیں بنے گا۔

حدیث کا ٹکڑا یہ ہے۔عن عمر بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول الله ﷺ ... وقال رسول الله لیس للقاتل شیء وان لم یکن له وارث فوارثه اقرب الناس الیه ولا یرث القاتل شیئا. (ابوداؤد شریف، باب دیات الاعضاء، ص ۶۴۵، نمبر ۴۵۶۴، کتاب الدیات/ ترمذی شریف، باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل، ص ۴۸۴، نمبر ۲۱۰۹)

ترجمہ :حضورؐ نے فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے مال میں سے کچھ نہیں ملے گا، اگر قاتل کے علاوہ کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو لوگوں میں سے جو زیادہ قریب کے رشتہ دار ہوں ان کو ملے گا، تاہم قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

3 تیسرا۔۔۔اختلاف دارین ہو تو وراثت نہیں ملے گی

اختلاف دارین کا مطلب یہ ہے کہ ۔میت دار الاسلام میں ہے اور وارث دار الحرب میں ہے تو دار الحرب والے کو وراثت نہیں ملے گی

دلیل :(۱) وراثت کے حقدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں جا کر لے، اور دار الحرب سے جنگ چل رہی ہے اس لئے وہاں جا کر نہیں لے سکے گا، اس لئے وراثت دینے میں کوئی فائدہ نہیں ہے ۔(۲) اس آیت میں اس کا اشارہ ہے

۔ یا ایها الذین آمنوا اذا جاء کم المومنات مهاجرات فامتحنوهن الله اعلم بایمانهن فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الی الکفار لا هن حل لهم ولا هم یحلون لهن

.(آیت ۱۰، سورۃ الممتحنۃ ۶۰)

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کو جانچ لیا کرو ۔اللہ ہی ان کے ایمان کے بارے میں بہتر جانتا ہے ۔ پھر جب تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو تم انہیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجنا۔ وہ ان کافروں کے لئے حلال نہیں ہیں، اور وہ کافران کے لئے حلال نہیں ہیں،

اس آیت میں ہے کہ عورت کو دار الحرب نہ بھیجے، اس کے اشارے سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان دارالحرب کے مورث کا وارث نہیں ہوگا۔(۳) مکہ مکرمہ جب تک دار الحرب رہا مدینہ طیبہ کے مہاجرین اہل مکہ کے وارث نہیں بن سکے۔

4 چوتھا۔۔۔غلام اور باندی کا ہونا

غلام، اور باندی کو جو کچھ ملے گا وہ آقا کا ہو جائے گا، اس لئے وہ وارث نہیں بنے گا۔ اور وہ مرے گا تو اس کا مال آقا کا ہو جائے گا اس لئے اس کی وراثت کسی اور کو نہیں ملے گی۔

دلیل (۱) حدیث میں ہے کہ غلام کا مال بائع کا ہوگا یا مشتری کا ہوگا اس لئے کوئی اس کا وارث نہیں بن سکتا

حدیث یہ ہے **۔عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ... ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع** (بخاری شریف، باب الرجل یکون لہ ممر او شرب فی حائط او فی نخل، ص ۳۸۲، نمبر ۲۳۷۹)

ترجمہ: میں نے حضور ؐ سے کہتے ہوئے سنا ہے۔۔۔ کسی نے غلام خریدا، اور غلام کے پاس مال ہے تو یہ

مال بیچنے والے کا ہے

(۳) اس قول صحابی میں ہے کہ غلام وارث نہیں بنے گا

۔ ان علیا کان یقول فی المملوکین واھل الکتاب لا یحجبون و لا یورثون (مصنف ابن ابی شیبۃ، ۲۳ فی المملوک واھل الکتاب من قال لا یحجبون ولا یورثون، ج سادس، ص ۲۵۳، نمبر ۳۱۱۳۷)

ترجمہ: حضرت علیؓ غلاموں کے بارے میں اور اہل کتاب کے بارے میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ کسی کو محجوب بھی نہیں کریں گے، اور کسی مسلمان کے وارث بھی نہیں بنیں گے۔

اس حدیث اور قول صحابی سے معلوم ہوا کہ مملوک کسی کے وارث نہیں بنیں گے۔

وراثت تقسیم کرنے سے پہلے یہ 3 چیزیں ادا کی جائیں گی

1۔۔ میت کے مال سے سب سے پہلے کفن اور دفن کا انتظام کیا جائے گا

2۔۔ اس کے بعد اگر اس پر قرض ہے تو وہ ادا کیا جائے گا۔

3۔۔ اس کے بعد اگر وصیت کی ہے تو اس کے تہائی مال میں سے وصیت پوری کی جائے گی۔

اس کے بعد اس کی وراثت تقسیم ہوگی

دلیل: اس قول تابعی اور حدیث میں ہے کہ کفن پہلے دیا جائے گا

۔قال ابراهيم يبدأ بالكفن ، ثم بالدين ، ثم بالوصية ، قال سفيان اجر القبر و الغسل هو من الكفن (بخاری شریف، باب الکفن من جمیع المال، ص۲۰۳، نمبر۱۲۷۴)

ترجمہ: حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا پہلے کفن دیا جائے گا، پھر قرض ادا کیا جائے گا، پھر وصیت پر عمل کیا جائے گا، حضرت سفیانؒ نے فرمایا کہ قبر کی اجرت، اور غسل کی اجرت بھی کفن میں شامل ہے

عن سعد عن ابيه .....قتل مصعب بن عمير و كان خيرا منى فلم يوجد له ما يكفن فيه الا بردة و قتل حمزة او رجل آخر خير منى فلم يوجد له ما يكفن فيه الا بردة ۔(بخاری شریف، باب الکفن من جمیع المال، ص۲۰۳، نمبر۱۲۷۴)

ترجمہ: حضرت اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں۔۔فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب ابن عمیرؓ شہید ہوئے، حالانکہ وہ ہم لوگوں سے بہت اچھے تھے، لیکن چادر کے علاوہ انکے پاس کوئی کفن نہیں تھا، اور حضرت حمزہؓ بھی شہید ہوئے، اور ایک اور آدمی شہید ہوئے، اور وہ بھی ہم سے بہت اچھے تھے، انکے پاس بھی چادر کے علاوہ کوئی کفن نہیں تھا

دلیل: قرض اور وصیت ادا کرنے کی دلیل یہ آیت ہے

۔ فان كان له أخوة فلأمه السدس من بعد وصية يوصى بها أودين أبائكم و أبنائكم لا تدرون أيهم أقرب لكم نفعا فريضة من الله ان الله كان عليما حكيما o و لكم نصف ما ترك أزواجكم ان لم يكن لهن ولد فان كان لهن ولد فلكم الربع مما تركن من بعد وصية يوصين بها أو دين و لهن الربع مما تركتم ان لم يكن لكم ولد فان كان لكم ولد فلهن الثمن مما تركتم من بعد وصية توصون بها أو دين و ان كان رجل يورث كلالة أو أمرأة و له أخ أو أخت فلكل واحد منهما السدس فان كانوا أكثر من ذالك فهم شركاء فى الثلث من بعد وصية يوصى بها أو دين غير مضار وصية من الله و الله عليم حليم o (آیت ۱۱۔۱۲، سورۃ النساء۴)

ترجمہ۔، ہاں اگراس کے کئی بھائی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، اور یہ ساری تقسیم اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد ہوگی جو مرنے والے نے کی ہو، یا اگراس کے ذمے کوئی قرض ہے تو اس کی ادائیگی کے بعد۔ تمہیں اس بات کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے کہ تمہارے باپ بیٹوں میں سے کون فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تم سے زیادہ قریب ہے، یہ تو اللہ کے مقرر کئے ہوئے حصے ہیں، یقین رکھو کہ اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک ہے

ترجمہ: آیت نمبر۱۲ :اورتمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں، اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد زندہ نہ ہو، اور اگران کی کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو اوران کے قرض کی ادائیگی کے بعد تمہیں انکے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا، اورتم جو کچھ چھوڑ کر جاؤ اس کا ایک چوتھائی ان بیویوں کا ہے بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد زندہ نہ ہو، اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اس

وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا، اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث تقسیم ہونی ہے، ایسا ہو کہ نہ اس کے والدین زندہ ہوں نہ اولاد، اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن زندہ ہو تو ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حقدار ہوگا، اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے، مگر جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمے جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد، بشرطیکہ وصیت یا قرض کے اقرار کرنے سے اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو، یہ سب کچھ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا بردبار ہے

اس آیت میں چار مرتبہ یہ کہا گیا ہے کہ قرض اور وصیت پوری کرنے کے بعد حصے تقسیم کئے جائیں گے۔

وراثت کرتے وقت یہ 4 اصول یادرکھیں

میت کا بیٹا ہوتو وراثت تقسیم کرنے میں زیادہ پریشانی نہیں ہوتی، بیٹا لیکر سب کو چھٹی کردیتا ہے۔
لیکن اگر ایک بیٹی ہو، یا دو بیٹیاں ہوں تو وراثت تقسیم کرنے میں پریشانی ہوتی ہے اور بالتریب عصبات کا نمبر آتا ہے، جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔
اگر میت کو بیٹا، اور بیٹی کوئی نہ ہو تو اس کو کلالہ کہتے ہیں اس کی وراثت تقسیم کرنے میں پریشانی ہوتی ہے، اور بالترتیب عصبات کا نمبر آتا ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

پہلا اصول: اگر میت کا بیٹا ہوتو صرف میت کی بیوی کو، یا اس کے شوہر کو حصہ ملتا ہے
اور اس کی ماں کو چھٹا حصہ، اور اس کے باپ کو چھٹا حصہ ملتا ہے، اور کسی کو کچھ نہیں ملتا

دوسرا اصول اگر میت کو ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا 50 ملتا ہے، اور آدھا لینے کے لئے سب سے پہلے پوتا، وہ نہ ہو تو باپ، وہ نہ ہو تو دادا، وہ نہ ہو تو بھائی، وہ نہ ہو تو بھتیجا، وہ نہ ہو تو چچا عصبہ کے طور پر لینے کے لئے آگے بڑھتے، اس لئے عصبہ کے تمام حالات میں آپ دیکھیں گے کہ ایک بیٹی ہونے پر عصبہ کو آدھا 50 ملتا ہے

تیسرا اصول :اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو ان کو دو تہائی 66.66 ملتی ہے ، باقی ایک تہائی لینے کے لئے سب سے پہلے پوتا، وہ نہ ہو تو باپ، وہ نہ ہو تو دادا، وہ نہ ہو تو بھائی، وہ نہ ہو تو بھتیجا، وہ نہ ہو تو چچا عصبہ کے طور پر لینے کے لئے آگے بڑھتے، اس لئے عصبہ کے تمام حالات میں آپ دیکھیں گے کہ

دو بیٹیاں ہونے پر عصبہ کو ایک تہائی 33.33 ملتی ہے

چوتھا اصول: اور اگر میت کو بیٹا، اور بیٹی نہ ہو تو پورا مال لینے کے لئے سب سے پہلے پوتا، وہ نہ ہو تو باپ، وہ نہ ہو تو دادا، وہ نہ ہو تو بھائی، وہ نہ ہو تو بھتیجا، وہ نہ ہو تو چچا عصبہ کے طور پر لینے کے لئے آگے بڑھتے ہیں، اس لئے عصبہ کے تمام حالات میں آپ دکھیں گے کہ بیٹا، بیٹی نہ ہو تو پورا مال 100 سو فیصد عصبہ کے طور پر انکو ملتا ہے۔

کتاب الفرائض

ضــروری نوٹ : فرائض فریضۃ کی جمع ہے،اس کا معنی ہے متعین کرنا۔چونکہ اس میں ورثہ کے حصے اللہ نے متعین فرمایا ہے اس لئے اس کو فرائض کہتے ہیں۔

(1)حدیث میں ہے کہ فرائض پڑھو۔**عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ تعلموا الفرائض والقرّن وعلموا الناس فانی مقبوض** (ترمذی شریف، باب ماجاء فی تعلیم الفرائض، ص۴۹، نمبر۲۰۹۱/ابن ماجہ شریف، باب الحث علی تعلیم الفرائض، ص۳۹۱، نمبر۲۷۱۹)

ترجمہ:حضور ؐ نے فرمایا کہ فرائض اور قرآن کو سیکھو، اور لوگوں کو بھی سکھلاؤ، اس لئے کہ میری تو وفات ہو جائے گی

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرائض سیکھے اور لوگوں کو سکھلائے تا کہ صحیح طور پر وراثت تقسیم کر سکے۔

12 ذوی الفروض کو ان آیتوں میں حصہ دیا گیا ہے

جن جن لوگوں کو قرآن اور حدیث نے حصے متعین کر کے دیا ہے اس کو، ذوی الفروض، کہتے ہیں
یہ 12 بارہ آدمی ہیں، جنکو قرآن نے حصہ متعین کر کے دیا ہے، ان آیتوں میں اس کا تذکرہ ہے

ان آیتوں میں 9 آدمیوں کے حصے کا تذکرہ ہے

۔یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ماترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف و لأبویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ و لد فان لم یکن لہ ولد و ورثہ أبواہ فلأمہ الثلث فان کان لہ أخوۃ فلأمہ السدس من بعد وصیۃ یوصی بھا أودین أبائکم و أبنآؤکم لا تدرون أیھم أقرب لکم نفعا فریضۃ من اللہ ان اللہ کان علیما حکیما (۔آیت ۱۱، سورت النساء۴)

o و لکم نصف ما ترک أزواجکم ان لم یکن لھن ولد فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیۃ یوصین بھا أو دین و لھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم من بعد وصیۃ توصون بھا أو دین و ان کان رجل یورث کلالۃ أو أمرأۃ و لہ أخ أو أخت فلکل واحد منھما السدس فان کانوا أکثر من ذالک فھم شرکاء فی الثلث من بعد وصیۃ یوصی بھا أو دین غیر مضار وصیۃ من اللہ و اللہ علیم حلیم o (آیت ۱۱۔۱۲، سورۃ النساء۴) اس آیت میں 9 آدمیوں کے حصوں کا تذکرہ ہے۔

ترجمہ۔آیت نمبر۱۱: اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے،اور اگر صرف عورتیں ہی ہوں، دو یا دو سے زیادہ تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہوانہیں اس کا دو تہائی حصہ ملے گا۔اور اگر صرف ایک عورت ہو تو اسے ترکے کا آدھا حصہ ملے گا،اور مرنے والے کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا، بشرطیکہ مرنے والے کی کوئی اولاد ہو،اور اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں،تو اس کی ماں تہائی حصے کی حقدار ہے، ہاں اگر اس کے کئی بھائی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا،اور یہ ساری تقسیم اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد ہوگی جو مرنے والے نے کی ہو، یا اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہے تو اس کی ادائیگی کے بعد۔ تمہیں اس بات کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے کہ تمہارے باپ بیٹوں میں سے کون فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تم سے زیادہ قریب ہے، یہ تو اللہ کے مقرر کئے ہوئے حصے ہیں، یقین رکھو کہ اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک ہے

ترجمہ: آیت نمبر۱۲ :اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں،اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد زندہ نہ ہو،اور اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو اور ان کے قرض کی ادائیگی کے بعد تمہیں انکے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا،اور تم جو کچھ چھوڑ کر جاؤ اس کا ایک چوتھائی ان بیویوں کا ہے بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد زندہ نہ ہو،اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا،اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث تقسیم ہونی ہے، ایسا ہو کہ نہ اس کے والدین زندہ ہوں نہ اولاد،اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن زندہ ہو تو ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حقدار ہوگا، اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے،مگر جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمے جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد، بشرطیکہ وصیت یا قرض

کے اقرار کرنے سے اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو، یہ سب کچھ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا بردبار ہے

اس آیت میں یہ باتیں ہیں

1۔۔ پہلے میت کا قرض ادا کیا جائے گا

2۔۔قرض ادا کرنے کے بعد اس کے تہائی مال میں سے وصیت پوری کی جائے گی۔

3۔۔قرض اور وصیت کے بعد اس کی وراثت تقسیم کی جائے گی۔

اس آیت میں 9 آدمیوں کے حصے کا ذکر ہے

1۔۔میت کا بیٹا اور بیٹی دونوں ہوں تو بیٹے کو ترکے کا دوگنا اور بیٹی کو ایک گنا ملے گا

2۔۔میت کی ایک بیٹی ہو تو آدھا 50 ملے گا۔

3۔۔میت کی دو بیٹیاں ہوں ہو تو دو تہائی ملے گی۔66.6666

4۔۔میت کی دو بیٹیوں سے زیادہ ہوں تب بھی دو تہائی 66.66 ہی ملے گی۔

5۔۔اگر اولاد ہو تو میت کے باپ کو چھٹا 16.66 ملے گا

6۔۔اگر اولاد ہو تو میت کی ماں کو چھٹا 16.66 ملے گا

7۔۔اگر میت کی اولاد نہ ہو تو مان کو تہائی ملے گی 33.33

8۔۔اگر میت کی اولاد نہ ہو تو ماں کے تہائی لینے کے بعد باپ کو عصبہ کے طور پر سب مل جائے گا۔
یعنی باپ کو دو تہائی 66.66 ملے گی۔

9۔۔اگر میت کے بھائی ہیں تو ماں کو چھٹا 16.66 ملے گا۔

اس آیت میں بھائی اور بہنوں کے حصے کا ذکر ہے

۔ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ان امرؤ ھلک لیس لہ ولد و لہ أخت فلھا نصف ما ترک و ھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا أثنتین فلھما الثلثان مما ترک و ان کانوا أخوۃ رجالا و نساء فللذکر مثل حظ الأنثیین یبین اللہ لکم أن تضلوا و اللہ بکل شیء علیم o (آیت۱۷۶،سورۃ النساء۴)

ترجمہ۔ اے پیغمبر آپ سے کلالہ کا حکم پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتے ہیں کہ، اگر کوئی شخص اس حال میں مرجائے کہ اس کی اولاد نہ ہو، اور اس کی ایک بہن ہو تو اس ترکے میں سے آدھے کی حقدار ہوگی، اور اگر اس بہن کی اولاد نہ ہو اور وہ مرجائے اور اس کا بھائی زندہ ہو تو وہ اس بہن کا وارث ہوگا، اور اگر بہنیں دو ہوں تو بھائی کے ترکے سے وہ دو تہائی کی حقدار ہوں گی، اور اگر مرنے والے کے بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا، اللہ تمہارے سامنے وضاحت کرتا ہے تا کہ تم گمراہ نہ ہو، اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے

اس آیت میں تین حصوں کا ذکر ہے

10 ۔۔اگر اولاد نہ ہوں اور ایک بہن ہو تو اس کو آدھا 50 ملے گا

11۔۔اگر اولاد نہ ہوں اور دو بہنیں ہوں تو دو تہائی 66.66 ملے گی

12۔۔اگر اولاد نہ ہوں اور بھائی بہن دونوں ہوں تو ان کو پورا ترکہ ملے گا، اور بھائی کو دوگنا اور بہن کو ایک گنا ملے گا۔للذکر مثل حظ الانثیین۔

13۔۔اور اگر صرف بھائی ہوں تو وہ عصبہ کے طور پر سب لیجائیں گے

(4) فرائض میں بعض بعض پر مقدم ہوں گے

اس کی دلیل یہ آیت ہے۔ واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب الله (آیت ۷۵، سورۃ الانفال ۸)

ترجمہ: اور جولوگ رشتہ دار ہیں وہ اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ حقدار ہیں

دليل: فتفسير ابى الزناد على معانى زيد بن ثابت قال الاخ للام والاب اولى بالميراث من الاخ للاب...،والاخ للاب اولى بالميراث من ابن الاخ للاب والام، ...،و ابن الاخ للام والاب اولى من ابن الاخ للاب...،وابن الاخ للاب اولى من ابن ابن الاخ للاب والام الخ (سنن للبیہقی باب ترتیب العصبات، ج سادس، ص ۳۹۱، نمبر ۱۲۲۳۷ / سنن سعید ابن منصور، باب اصول الفرائض، کتاب ولایۃ العصبۃ الاخ للام، ج ا، ص ۵۲، نمبر ۵)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت کی جو بات ہے، حضرت ابوزناداس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ، ماں باپ شریک بھائی، صرف باپ شریک بھائی سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے،

اور صرف باپ شریک بھائی ماں باپ شریک بھتیجے سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے

، اور ماں باپ شریک بھتیجا، صرف باپ شریک بھتیجے سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے

اور صرف باپ شریک بھتیجا، ماں باپ شریک بھتیجے کے بیٹے سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے

اس آیت، اور قول صحابی سے یہ قاعدہ معلوم ہوا کہ جو رشتہ دار میت سے زیادہ قریب ہو اس کو حصہ ملے گا، اور جو اس سے دور ہو وہ محروم ہو جائے گا، مثلا میت کا بیٹا موجود ہے تو اس کو ملے گا، اور اس کا بھائی محروم ہو جائے گا، کیونکہ بیٹے کی بنسبت بھائی دور کا رشتہ دار ہے۔

ان 14 وارثین کی زیادہ ضرورت ہے اس لئے انکے احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔

(1) ......بیوی ......کے احوال 3 ہیں۔
(2)......شوہر ......کے احوال 3 ہیں۔

(3)......بیٹا......کے احوال 5 ہیں۔
(4)......بیٹی ......کے احوال 5 ہیں۔

(5)......باپ ......کے احوال 6ہیں۔
(6)......ماں ......کے احوال 6 ہیں۔

(7)...... بھائی ......کے احوال 6 ہیں۔
(8)......بہن ......کے احوال 8ہیں۔

(9)......پوتا ......کے احوال 6 ہیں۔
(10)......پوتی ......کے احوال 7 ہیں۔

(11)......دادا......کے احوال 6 ہیں۔

(12)......دادی......کے احوال 3 ہیں۔

(13)...... چچا......کے احوال 5 ہیں۔

(14)......بھتیجا......کے احوال 5 ہیں۔

نوٹ : وراثت میں ہمیشہ یہ لکھا جاتا ہے کہ اس سے میت کا کیا رشتہ ہے، حصے تقسیم کرنے والے آپس میں کیا رشتہ ہے وہ نہیں لکھا جاتا۔ مثلا آپس میں تقسیم کرنے والے بھائی بہن ہوتے ہیں، لیکن میت کے یہ بیٹا اور بیٹی ہیں۔ یہ قاعدہ یاد رکھیں۔

(1) بیوی کے احوال 3 ہیں

1۔۔ اگر شوہر کی اولاد ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی ہو تو بیوی کو آٹھواں 12.5 ملتا ہے

2۔۔ اگر شوہر کی اولاد نہ ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی نہ ہو تو بیوی کو چوتھائی 25 ملتی ہے

3۔۔ ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد کچھ بچ جائے تو یہ باقی حصے بیوی پر رد نہیں ہوتے۔

(2) شوہر کے احوال 3 ہیں

1۔۔ اگر بیوی کی اولاد ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی ہو تو شوہر کو چوتھائی 25 ملتی ہے

2۔۔ اگر بیوی کی اولاد نہ ہو، مثلا بیٹا ہو یا بیٹی ہو، یا پوتا، یا پوتی نہ ہو تو شوہر کو آدھا 50 ملتا ہے

3۔۔ ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد کچھ بچ جائے تو یہ باقی حصے شوہر پر رد نہیں ہوتے۔

دلیل : اس آیت میں بیوی اور شوہر دونوں کے حصے بیان کئے گئے ہیں

۔ و لکم نصف ما ترک أزواجکم ان لم یکن لھن ولد فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیة یوصین بھا أو دین و لھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم من بعد وصیة توصون بھا أو دین

(آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ

ترجمہ: اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں، اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد زندہ

نہ ہو، اور اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو اور ان کے قرض کی ادائیگی کے بعد تمہیں انکے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا، اور تم جو کچھ چھوڑ کر جاؤ اس کا ایک چوتھائی ان بیویوں کا ہے بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد زندہ نہ ہو، اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا

اس آیت میں ہے

(۱) اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں 12.5 ملے گا۔ (۲) اولاد ہو نہ ہو تو بیوی کو چوتھائی 25 ملے گی

(۱) اولاد ہو تو شوہر کو چوتھائی 25 ملے گی (۲) اولاد نہ ہو تو شوہر کو آدھا 50 ملے گا

دلیل: بیوی اور شوہر پر رد نہیں ہوگا اس کے لئے یہ عمل صحابی ہے

۔قال ابراهیم لم یکن احدمن اصحاب النبی ﷺ یرد علی المرأة والزوج شیئا قال زید یعطی کل ذی فرض فریضته ومابقی جعله فی بیت المال (مصنف ابن ابی شیبة، ۲۶ فی الرد واختلافھم فیه، ج سادس، ص ۲۵۶، نمبر ۳۱۱۶۷)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا کہ حضورﷺ کے کوئی بھی صحابی ایسے نہیں تھے جو بیوی اور شوہر پر کچھ رد کرتے تھے، اور حضرت زیدؓ کا یہ معمول تھا کہ حصہ داروں کے حصے دینے کے بعد جو کچھ بچ جائے اس کو بیت المال میں رکھوا دیتے تھے

اس قول تابعی میں ہے کہ بیوی اور شوہر پر رد نہیں ہوتا۔

(3) بیٹا کے احوال 2 ہیں

بیٹے کے احوال صرف 2 ہیں

1۔۔ باپ، ماں کے مرنے کے بعد اگر کوئی وارث نہ ہو تو عصبہ کے طور سب مال بیٹے تقسیم کریں

2۔۔ اگر بیٹی ہے، تو اس کو بھی عصبہ بنائے گا، اور **للذکر مثل حظ الانثیین**، کے طور پر ہوگا

یہ باتیں یاد رکھیں

۱۔۔ بیٹا عصبہ بنفسہ ہے، یعنی یہ خود عصبہ ہے، عصبہ کا مطلب یہ ہے کہ اور حصہ داروں کے لینے کے بعد سب مال آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔

۲۔۔ پہلا عصبہ یہی ہے، اس کے ہوتے ہوئے باپ، دادا، بھائی، پوتا، بھتیجا کوئی بھی عصبہ کے طور نہیں لے سکے گا

۳۔۔ اگر اور بھی ذوی الفروض حصے لینے والے ہیں، مثلا ماں ہے، دادی ہے، تو ان لوگوں کے حصے لینے کے بعد جو مال بچے گا اس کو یہ عصبہ کے طور پر تقسیم کریں گے۔

۴۔۔ بیٹا ہو تو رد بننے کا سوال نہیں ہوتا، کیونکہ جو بچے گا وہ سب عصبہ کے طور پر لے کر چلا جائے گا

دلیل :(۱) عصبہ ہونے کی دلیل یہ آیت ہے

۔**یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین** (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴)

ترجمہ: اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے

اس آیت میں بیٹا عصبہ ہے اور یہ بھی ہے کہ مذکر کو دو گنا ملے گا اور عورت کو ایک گنا ملے گا۔

(۲) عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال ألحقوا الفرائض بأهلها فما ترکت الفرائض فلأولی رجل ذکر ۔(بخاری شریف، باب ابنی عم احدھما اخ لام والآخر زوج، ص۱۱۶۴، نمبر ۶۷۴۶/ابوداود شریف، باب میراث العصبۃ، ص۴۲۲، نمبر ۲۸۹۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جن کا جتنا حصہ ہے انکو دے دیا کرو، اور حصہ لینے کے بعد جو باقی رہ جائے وہ مردوں کا ہوتا ہے

اس حدیث میں ہے کہ ذوی الفرائض کے لینے کے بعد جو بچ جائے وہ مرد کو بطور عصبہ کے ملے گا، اس لئے بیٹا پہلا عصبہ ہے

(4) بیٹی کے احوال 5 ہیں

بیٹی ذوی الفروض ہے، ذوی الفروض کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس کا حصہ متعین ہے

بیٹی کے پانچ احوال یہ ہیں

1۔۔ اگر ایک بیٹی ہو اور اس کو کوئی بھائی وغیرہ نہ ہو تو اس کو آدھا 50 ملے گا

2۔۔ اگر دو بیٹیاں ہوں تو اس کو دو تہائی 66.66 ملے گی

3۔۔ اگر دو سے زیادہ ہوں مثلا تین ہوں یا چار ہوں تب بھی دو تہائی ہی ملے گی، یعنی سو میں سے

66.66 ہی ملے گی اور، یہ سب بیٹیاں اسی دو تہائی میں تقسیم کریں گیں

4۔۔ اگر بیٹی کے ساتھ بیٹا ہو، تو بیٹا بیٹی کو عصبہ بنا دے گا، یعنی ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد باقی مال یہ لوگ عصبہ کے طور لیں گے، **للذکر مثل حظ الانثیین**، کے طور پر تقسیم کریں گے

5۔۔، رد ہو گا۔ ذوی الفروض یعنی حصے داروں کے حصے لینے کے بعد کوئی لینے والا نہ ہو اور حصہ بچ جائے تو وہ بیٹی پر دوبارہ تقسیم کیا جائے گا، جسکو رد کہتے ہیں۔

دلیل اس کی دلیل یہ آیت ہے۔**فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ماترک و ان کانت واحدۃ فلھا النصف.** (آیت ۱۱۔، سورۃ النساء۴)

ترجمہ:، اور اگر صرف عورتیں ہی ہوں، دو یا دو سے زیادہ تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہوا نہیں اس کا دو تہائی حصہ ملے گا۔ اور اگر صرف ایک عورت ہو تو اسے ترکے کا آدھا حصہ ملے گا

اس آیت میں ہے کہ ایک بیٹی ہو تو آدھا ملے گا، اور دو بیٹیاں ہوں یا ان سے زیادہ ہوں تو دو تہائی ملے گی

دلیل :(۱) بیٹے کے ساتھ بیٹی عصبہ بنے گی اس کی دلیل یہ آیت ہے

۔**یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین** (آیت ۱۱، سورۃ النساء۴)

ترجمہ: اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے

اس آیت میں ہے کہ بیٹا ہو تو بیٹی کو عصبہ بنا دے گا اور یہ بھی ہے کہ مذکر کو دو گنا ملے گا اور عورت کو ایک گنا ملے گا۔

(5) باپ کے احوال 6 ہیں

باپ، یہ میت کا باپ ہے ورنہ میت کے بیٹا اور بیٹی کے لئے دادا ہے۔

باپ کے یہ 6 احوال ہیں

باپ کچھ حالتوں میں حصہ دار بھی بنتے ہیں اور کچھ حالتوں میں عصبہ بھی بنتے ہیں، ان میں دونوں حیثیتیں ہیں

1۔۔ پہلا عصبہ بیٹا ہے، دوسرا عصبہ پوتا ہے وہ موجود نہ ہوں تب باپ عصبہ بنتا ہے

2۔۔ صرف حصہ ملے گا ۔ بیٹا، یا پوتا موجود ہو تو باپ کو صرف چھٹا 16.66 حصہ ملتا ہے

3۔۔ بیٹی، یا پوتی ہو تو چھٹا بھی ملے گا، اور بیٹی اور پوتی کے لینے کے بعد جو باقی بچے گا وہ بھی باپ عصبہ کے طور لے گا، مثلا ایک بیٹی ہے تو اس کو آدھا 50 ملا، اور باپ کو چھٹا 16.66 ملا مجموعہ 66.66 ہوا تو باقی 33.33 بھی باپ عصبہ کے طور پر لے گا۔

4۔۔ اور دو بیٹیاں ہوں تو ان کو دو تہائی 66.66 ملے گا، اور باپ کو چھٹا 16.66 ملے گا مجموعہ 83.32 ہوا پھر باقی 16.68 بھی باپ عصبہ کے طور پر لے گا۔

5۔۔ اگر کوئی وارث نہ ہو تو باپ کو عصبہ کے طور پر سب 100 ملے گا۔

6۔۔ اگر کوئی اور وارث نہ ہو، البتہ ماں ہو تو ماں کو ایک تہائی ملے گی، اور باپ کو دو تہائی ملے گی

[0] جب بھی باپ ہوگا تو رد کا مسئلہ بننے کا سوال نہیں ہوگا، کیونکہ جو حصے باقی بچیں گے وہ باپ لے کر چلے جائیں گے

دلیل آگے آرہی ہے۔

(6)ماں کے احوال 6 ہیں

یہ میت کے لئے ماں ہیں، ورنہ، بیٹا، بیٹی کے لئے دادی ہے

ماں کے 6 احوال یہ ہیں

1۔۔ بیٹا، یا بیٹی ہو، پوتا یا پوتی ہو۔ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں، تو ماں کو چھٹا 16.66 ملتا ہے

2۔۔ اگر بیوی ہو اور کوئی لینے والا نہ ہو تو بیوی کے لینے کے بعد ماں کو تہائی 33.33 ملے گی

3۔۔ اگر شوہر ہو اور کوئی لینے والا نہ ہو تو شوہر کے لینے کے بعد ماں کو تہائی 33.33 ملے گی

4۔۔ ذوی الفروض کے لینے کے بعد حصے بچ جائیں تو ماں پر بھی رد ہو گا

5۔۔ اگر کوئی وارث نہ ہو تو ماں کو پہلے تہائی ملے گی، اور بعد میں رد کے طور دو تہائی ملے گی، گویا کہ پورا مال ماں کا ہو جائے گا

6۔۔ اگر میت کا کوئی اور وارث نہ ہو، اور باپ ہو تو ماں کو کل مال کی ایک تہائی ملے گی، اور باپ کو دو تہائی ملے گی ۔گویا کہ باپ نے ماں کو عصبہ بنا دیا

دلیل : و لأبويه لكل واحد منهما السدس مما ترک ان كان له و لد فان لم يكن له ولد و ورثه أبواه فلأمه الثلث فان كان له أخوة فلأمه السدس من بعد وصية يوصى بها أو دين (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴)

ترجمہ: ،اور مرنے والے کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا، بشرطیکہ مرنے والے

کی کوئی اولاد ہو،اور اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں، تو اس کی ماں تہائی حصے کی حقدار ہے، ہاں اگر اس کے کئی بھائی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا

اس آیت میں ہے کہ

اگر میت کو بیٹا، یا بیٹی ہے، یا پوتا، یا پوتی ہے تو ماں اور باپ دونوں کو چھٹا چھٹا 16.66 ملے گا

اگر میت کو دو بھائی ہوں، یا دو بہن ہوں تب بھی ماں اور باپ دونوں کو چھٹا چھٹا 16.66 حصہ ملے گا

اگر میت کو بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، بھائی، اور بہن نہیں ہیں تو ماں کو تہائی 33.33 ملے گی۔

دلیل: دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں تب ماں کو چھٹا ملے گا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آیت میں **فان کان له اخوة فلامه السدس** ، اخوۃ، جمع کا صیغہ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں تو ماں کے چھٹا حصہ ہے

(۲) اور دوسری دلیل یہ قول صحابی ہے، جس میں ہے کہ دو بھائی، یا دو بہنیں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا

۔عن زيد بن ثابت واما التفسير فتفسير ابى الزناد على معانى زيد قال وميراث الام من ولدها اذ اتوفى ابنها وابنتها فترک ولدا او ولد ابن ذكرا او انثى ،او ترک الاثنين من الاخوة فصاعدا ذكورا او اناثا من اب وام ،او من اب او من ام السدس

(سنن للبیہقی، باب فرض الام، ج سادس، ص ۳۷۲، نمبر ۱۲۲۹۴)

ترجمہ: حضرت زید کے طریقے پر ابی زناد کی تفسیر یہ ہے کہ اگر لڑکا یا لڑکی مرجائے تو ماں کی وراثت یہ ہو گی، کہ، اگر بیٹا، یا بیٹی چھوڑی، یا پوتا، یا پوتی چھوڑی، یا دو بھائی، یا دو بہنیں چھوڑی، یا ماں باپ شریک بہنیں چھوڑی، یا باپ شریک بہن چھوڑی، یا ماں شریک بہن چھوڑی تو ان تمام حالتوں میں ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

اس قول صحابی میں ہے کہ دو بھائی، بہن ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(7) حقیقی بھائی کے احوال 6 ہیں

یہ میت کا بھائی ہے، ورنہ بیٹیوں کے لئے یہ چچا ہے

حقیقی بھائی کے 6 احوال یہ ہیں

1۔۔ یہ چھٹے درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو، پھر پوتا نہ ہو، پھر پرپوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو پھر دادا نہ ہو تب جا کر بھائی عصبہ بنتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال یہ لیکر جاتا ہے،

2۔۔ اور اگر بیٹا، یا پوتا، یا پرپوتا، یا باپ، یا دادا موجود ہوں تو پھر بھائی کو کچھ نہیں ملتا ہے

3۔۔ ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہو تو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر بھائی کو ملے گا

4 ۔۔ دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہو تو باقی ایک تہائی عصبہ کے طور پر بھائی کو ملے گی

5۔۔ بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہو گیا، اور 20.84 باقی رہا جو بھائی کو عصبہ کے طور پر ملے گا

6۔۔ اگر بھائی کے ساتھ میت کی بہن ہو تو جو کچھ بھائی نے لیا ہے اس کی ایک تہائی بہن کا حصہ ہوگا، اور للذکر مثل حظ الانثنیین کے طور پر دونوں تقسیم کریں گے

دلیل : و ان کانوا أخوۃ رجالا و نساء فللذکر مثل حظ الأنثیین یبین اللہ لکم أن تضلوا و اللہ بکل شیء علیم o (آیت ۱۷۶، سورۃ النساء۴)

ترجمہ: اور اگر مرنے والے کے بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا

اس آیت میں ہے کہ اگر اولاد یا باپ نہ ہو تو بھائی عصبہ بنے گا اور ساتھ بہن ہو تو للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم کریں گے

دلیل (۲) **قال جائت امراۃ سعد بن الربیع بابنتیھامن سعد الی رسول اللہ ﷺ .....فنزلت آیۃ المیراث فبعث رسول اللہ ﷺ الی عمھما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین و أعط أمھما الثمن و ما بقی فھو لک** (ترمذی شریف، باب ما جاء فی میراث البنات ،ص ۴۸۰،نمبر ۲۰۹۲)

ترجمہ: حضرت سعد ابن ربیع کی بیوی سعد کی دونوں بیٹیوں کو لیکر حضور ؐ کے پاس آئی۔۔۔اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی ،تو حضور ؐ نے بیٹیوں کے چچا کو خبر بھیجی ،اور فرمایا کہ ،سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے دو ،اور اس کی ماں کو آٹھواں حصہ دو ،اور جو ،20.84 باقی رہ گیا ہے وہ تمہارے لئے ہے

اس حدیث میں ہے کہ بیوی اور بیٹی کے لینے کے بعد جو بچے گا وہ بھائی کو ملے گا۔

(8) حقیقی بہن کے احوال 8 ہیں

یہ میت کی بہن ہے ورنہ بیٹی کے لئے پھوپھی ہے
ماں شریک بھی ہو اور باپ شریک بھی ہو اس کو حقیقی بہن کہتے ہیں

.

1۔۔ بیٹا یا، پوتا موجود ہوں ، باپ، یا دادا موجود ہوں تو بہن کو کچھ نہیں ملتا ہے

2۔۔ ایک بہن ہو تو آدھا 50 ملے گا

3۔۔ دو بہنیں ہوں تو دو تہائی 66.66 ملے گی

4۔۔ بھائی کے ساتھ بہن ہو تو جو کچھ اس کو ملے گا اس میں سے ایک تہائی 33.33 بہن کو ملے گی اور **للذکر مثل حظ الانثیین** کے طور تقسیم ہوگا

5۔۔ میت کی ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا، اور کوئی دوسرا لینے والا نہ ہو تو باقی آدھا 50 بہن کو ملے گا

6۔۔ میت کی دو بیٹیاں ہوں تو انکو دو تہائی 66.66 ملے گی، اور باقی ایک تہائی 33.33 بہن کو ملے گی

7۔۔ میت کی دو پوتیاں ہوں تو انکو دو تہائی 66.66 ملے گی، اور باقی ایک تہائی 33.33 بہن کو ملے گی

8۔۔ بہن کو حصہ دینے کے بعد کوئی لینے والا نہ ہو تو باقی حصے اس پر رد ہو جائیں گے ۔

دلیل : (ا) **یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة ان امرؤ هلک لیس له ولد و له أخت فلها نصف ما ترک و هو یرثها ان لم یکن لها ولد فان کانتا أثنتین فلهما الثلثان مما ترک و ان کانوا أخوة رجالا و نساء فللذکر مثل حظ الأنثیین یبین الله**

لكم أن تضلوا و الله بكل شيء عليم o (آیت۱۷۶، سورۃ النساء۴)

ترجمہ۔ اے پیغمبر آپ سے کلالہ کا حکم پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتے ہیں کہ، اگر کوئی شخص اس حال میں مرجائے کہ اس کی اولاد نہ ہو، اور اس کی ایک بہن ہو تو اس ترکے میں سے آدھے کی حقدار ہوگی، اور اگر اس بہن کی اولاد نہ ہو اور وہ مرجائے اور اس کا بھائی زندہ ہو تو وہ اس بہن کا وارث ہوگا، اور اگر بہنیں دو ہوں تو بھائی کے ترکے سے وہ دو تہائی کی حقدار ہوں گی، اور اگر مرنے والے کے بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا، اللہ تمہارے سامنے وضاحت کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو، اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ

[1] اگر اولاد نہ ہوں، آدمی کلالہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کو آدھا 50 ملے گا

[2] اگر اولاد نہ ہوں اور دو بہنیں ہوں تو دو تہائی 66.66 ملے گی

[3] اگر اولاد نہ ہوں اور بھائی بہن دونوں ہوں تو ان کو پورا ترکہ ملے گا، اور بھائی کو دوگنا اور بہن کو ایک گنا ملے گا۔ **للذكر مثل حظ الانثيين۔**

دلیل : (۲) **و ان كان رجل يورث كلالة أو امرأة و له أخ أو أخت فلكل واحد منهما السدس فان كانوا أكثر من ذالك فهم شركاء فى الثلث من بعد وصية يوصى بها أو دين** (آیت۱۲، سورۃ النساء۴)

ایسا ہو کہ نہ اس کے والدین زندہ ہوں نہ اولاد، اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن زندہ ہو تو ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حقدار ہوگا، اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے، مگر جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمے جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد

اس آیت میں ہے کہ میت کلالہ ہو، یعنی بیٹا بیٹی نہ ہوں اور باپ نہ ہو تو بھائی کو چھٹا اور بہن کو بھی چھٹا

ملے گا

دلیل (۳) میت کی ایک بیٹی کو آدھا دینے کے بعد باقی آدھا بہن کو ملے گا اس کے لئے یہ حدیث ہے۔ **قال اتانا معاذ بن جبلؓ بالیمن معلما و امیرا فسألناہ عن رجل توفی وترک ابنتہ واختہ فاعطی الابنۃ النصف والاخت النصف** (بخاری شریف، باب میراث البنات، ص ۱۱۶۳، نمبر ۶۷۳۴/ ابوداؤد شریف، باب ماجاء فی میراث الصلب، ص ۴۲۱، نمبر ۲۸۹۳)

ترجمہ: ہمارے پاس یمن میں حضرت معاذ بن جبل معلم بن کر تشریف لائے، تو ہم نے ان سے پوچھا کہ، اگر ایک آدمی کا انتقال ہو جائے، اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی، تو فرمایا کہ بیٹی کو آدھا دے دو، اور باقی آدھا بہن کو دے دو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا، اور باقی آدھا بہن کو ملے گا۔

دلیل (۴) ایک بیٹی ہو اور پوتی ہو تو ان دونوں کے لینے کے بعد باقی تہائی بہن کو ملے گی اس کی دلیل یہ حدیث ہے

۔ جاء رجل الی ابی موسی الاشعری ....و لکن سأقضی فیھا بقضاء رسول اللہ ﷺ لابنتہ النصف، و لابنۃ الابن سھم تکملۃ الثلثین ، و ما بقی فللاخت من الاب و الام۔(ابوداؤد شریف، باب ماجاء فی میراث الصلب، ص ۴۲۱، نمبر ۲۸۹۰)

ترجمہ: ایک آدمی حضرت موسی اشعریؓ کے پاس آئے۔۔۔انہوں نے فرمایا کہ میں حضورؐ والا فیصلہ کروں گا، بیٹی کو آدھا دے دو اور پوتی کو دو تہائی پورا کرنے کے لئے چھٹا حصہ دو، اور جو ایک تہائی، 33.33 باقی رہ گئی ہے وہ ماں باپ شریک بہن کو دے دو۔

اس حدیث میں ہے کہ ایک بیٹی کو آدھا دو، اور پوتی کو دو تہائی پوری کرنے کے لئے چھٹا دو، اور جو ایک تہائی بچ گئی ہے وہ بہن کو دے دو۔

(9) پوتا کے احوال 6 ہیں

1۔۔ پوتا دوسرے درجے کا عصبہ ہے، اگر میت کا بیٹا نہ ہو تب پوتا عصبہ بنتا ہے، اور اگر بیٹا ہو تو پوتا کو کچھ نہیں ملتا، کیونکہ اس سے اعلی درجے کا عصبہ موجود ہے

2۔۔ اگر میت کا کوئی نہ ہو تو یہ سارا مال لے جائے گا

3۔۔ ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہو تو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر پوتا کو ملے گا

4۔۔ دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہو تو باقی ایک تہائی 33.33 عصبہ کے طور پر پوتا کو ملے گی

5۔۔ بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہو گیا، اور 20.84 باقی رہا جو پوتا کو ملے گا

6۔۔ اگر پوتے کے ساتھ میت کی پوتی ہو تو جو کچھ پوتے نے لیا ہے اس کی ایک تہائی پوتی کا حصہ ہوگا ،اور للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر دونوں تقسیم کریں گے

دلیل : یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴)

اس آیت میں ہے کہ مذکر اولاد کو مونث کا دوگنا ملے گا، اور بیٹا نہ ہوتے وقت پوتا بیٹے کی جگہ پر ہے اس لئے انکو بھی اوپر کا حصہ ملے گا۔

(۲) عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال ألحقوا الفرائض بأهلها فما ترکت الفرائض فلأولى رجل ذکر ۔ (بخاری شریف، باب ابنی عم احدھما اخ لام والآخر زوج، ص ۱۱۶۴، نمبر

۶۷۴۶/ابوداود شریف، باب میراث العصبۃ، ص۴۲۲، نمبر ۲۸۹۸)

ترجمہ : حضور ؐ نے فرمایا کہ حصے داروں کو حصے دے دیا کرو، حصہ داروں کے لینے کے بعد جو کچھ بچ جائے تو وہ وہ مردوں کو دے دیا کرو

اس حدیث میں ہے کہ ذوی الفرائض کے لینے کے بعد جو بچ جائے وہ مرد کو بطور عصبہ کے ملے گا، اس لئے بیٹا نہ ہوتے وقت پوتا دوسرا عصبہ ہوگا۔

(10) پوتی کے احوال 7 ہیں

1۔۔ بیٹا نہ ہو تب پوتی کو حصہ ملتا ہے، اگر وہ ہو تو کچھ بھی نہیں ملے گا

2۔۔ دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو چونکہ عورتوں کے حصے دو تہائی 66.66 پوری ہوگئی اس لئے اب پوتیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

3۔۔ ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا 50 ملے گا اور دو تہائی پوری کرنے کے لئے پوتی کو چھٹا 16.66 دیا جائے گا تا کہ 66.66 پورا ہو جائے

4۔۔ جب ایک پوتی ہو اور بیٹی نہ ہو تو آدھا 50 ملے گا

5۔۔ دو پوتیاں ہوں اور بیٹی نہ ہو تو دو تہائی 66.66 ملے گی

6۔۔ پوتا موجود ہو تو پوتے کو جو کچھ ملے گا پوتی کو اس کی ایک تہائی 33.33 ملے گی اور للذکر مثل حظ الانثیین کے طور تقسیم ہوگا۔

7۔۔ پوتی کو حصہ دینے کے بعد کوئی لینے والا نہ ہوتو باقی حصے اس پر رد ہو جائیں گے ۔

دلیل: ایک بیٹی ہوتو دوتہائی پوری کرنے کے لئے پوتی کو چھٹا دیا جائے گا اس کی دلیل یہ حدیث ہے ۔سئل ابو موسی عن ابنة وابنة ابن واخت ... اقضی فیھا بما قضی النبی ﷺ للابنة النصف ولابنة الابن السدس تکملة الثلثین ومابقی فللاخت (بخاری شریف، باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ ،ص ۱۱۶۳، نمبر ۶۷۳۶ / ترمذی شریف ، باب ماجاء فی میراث بنت الابن مع بنت الصلب ، ج ۲،ص ۲۹، نمبر ۲۰۹۳)

ترجمہ: حضرت ابوموسیؓ کو پوچھا کہ بیٹی ہو، اور پوتی ہو اور بہن ہو تو کتنا کتنا ملے گا۔۔فرمایا کہ حضورؐ نے جو فیصلہ کیا ہے میں وہی فیصلہ کروں گا، بیٹی کو آدھا ملے گا، اور دو تہائی پوری کرنے کے لئے پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا، اور جو ایک تہائی باقی رہ جائے گا وہ بہن کو ملے گا۔

اس حدیث میں ہے کہ دو تہائی پوری کرنے کے لئے پوتی کو چھٹا دیا جائے گا۔

(11)دادا کے احوال 6 ہیں

دادا، یہ میت کا دادا ہے، بیٹی اور بیٹے جو حصے تقسیم کر رہے ہیں ان کا پردادا ہو جائے گا، اس لئے وہاں تک ترکہ کا جانا مشکل ہے۔

1۔۔ یہ پانچویں درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو، پھر پوتا نہ ہو، پھر پرپوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو تب جا کر دادا عصبہ بنتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال یہ لیکر جاتا ہے،

2۔۔ دادا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے چنانچہ اگر باپ موجود ہو تو دادا کو کچھ نہیں ملتا ہے

اگر باپ نہ ہو اور بیٹا، یا پوتا ہو تو دادا کو چھٹا 16.66 ملے گا

3۔۔ بیٹی، یا پوتی ہو تو چھٹا بھی ملے گا، اور بیٹی اور پوتی کے لینے کے بعد جو باقی بچے گا وہ بھی دادا کو عصبہ کے طور ملے گا ا،

مثلا ایک بیٹی ہے تو اس کو آدھا 50 ملا، اور دادا کو چھٹا 16.66 ملا مجموعہ 66.66 ہوا تو باقی 33.33 بھی دادا عصبہ کے طور پر لے گا۔

4۔۔ مثلا دو بیٹیاں ہوں تو ان کو دو تہائی 66.66 ملے گا، اور دادا کو چھٹا 16.66 ملے گا مجموعہ 83.32 ہوا پھر باقی 16.68 بھی دادا عصبہ کے طور پر لے گا۔

5۔۔ اگر کوئی وارث نہ ہو تو دادا کو عصبہ کے طور پر سب 100 ملے گا۔

6۔۔ اگر کوئی اور وارث نہ ہو، البتہ دادی ہو تو دادی کو ایک تہائی ملے گی، اور دادا کو دو تہائی ملے گی

دلیل:عن عمران بن حصین ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال ان ابن ابنی مات فمالی من میراثه ؟ قال لک السدس ،فلما ادبر دعاه فقال لک سدس آخر فلما ادبر دعاه فقال ان السدس الآخر طعمة (ابوداؤد شریف، باب ما جاء فی میراث الجد ،ص۴۲۱،نمبر ۲۸۹۶/ترمذی شریف، باب ما جاء فی میراث الجد ،ص۴۸۲،نمبر۲۰۹۹)

ترجمہ :ایک آدمی حضورؐ کے پاس آیا،اور کہا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے تو اس کی میراث میں مجھے کیا ملے گا،حضورؐ نے فرمایا چھٹا حصہ،جب وہ واپس جانے لگا تو آپؐ نے اس کو بلایا،اور فرمایا کہ تم کو دوسرا چھٹا بھی ملے گا، پھر جب واپس ہونے لگا تو پھر بلایا،اور فرمایا کہ یہ دوسرا چھٹا عصبہ کے طور پر ملے گا

اس حدیث کی صورت یوں بنے گی۔۔ مثلا دو بیٹیاں ہوں تو ان کو دو تہائی 66.66 ملے گا،اور دادا کو چھٹا 16.66 ملے گا مجموعہ 83.32 ہوا پھر باقی چھٹا حصہ یعنی 16.68 بھی دادا عصبہ کے طور پر لے گا۔

اس حدیث میں ہے کہ دادا کے ساتھ بیٹا یا پوتا ہو تو چھٹا حصہ ملے گا۔اور اگر کوئی نہ ہو تو اس چھٹے کے علاوہ عصبہ کے طور پر مزید مل جائے گا۔

(12) دادی کے احوال 4 ہیں

یہ میت کی دادی ہے، ورنہ بیٹا اور بیٹی کے لئے پردادی ہے

1۔۔ میت کی ماں نہ ہو تب دادی کو حصہ ملتا ہے گویا کہ دادی ماں کی جگہ پر ہے

2۔۔ ماں نہ ہو تو دادی کو چھٹا 16.66 ملتا ہے

3۔۔ دادا ہو تو دادی کو چھٹا 16.66 ملتا ہے

4۔۔ اگر میت کا کوئی اور وارث نہ ہو، اور دادا ہو تو دادی کو کل مال کی ایک تہائی ملے گی، اور دادا کو دو تہائی ملے گی ۔گویا کہ دادا نے دادی کو عصبہ بنا دیا

دلیل: اس حدیث میں ہے کہ ماں نہ ہو تو دادی کو چھٹا ملے گا

۔عن ابن بریدة عن ابیه ان النبی ﷺ جعل للجدة السدس اذا لم تکن دونها ام

(ابوداؤد شریف، باب فی الجدة، ص ۴۵، نمبر ۲۸۹۵)

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا کہ ماں نہ ہو تو دادی کو چھٹا ملے گا

اس حدیث میں ہے کہ دادی کے لئے چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ ماں نہ ہو

(13) بھتیجا کے احوال 5 ہیں

(چچازاد بھائی)

بھتیجا: یہ میت کے لئے بھتیجا ہے ورنہ بیٹا، اور بیٹی کے لئے چچازاد بھائی ہے

میت کو بیٹا نہ ہو تو بھتیجا وراثت لینے کے لئے ہنگامہ کرتا ہے، کیونکہ وراثت کے تقسیم کے وقت عموما یہ زندہ رہتا ہے، اور باقی مر چکے ہوتے ہیں

1۔۔ یہ ساتویں درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو، پھر پوتا نہ ہو، پھر پرپوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو پھر دادا نہ ہو پھر بھائی بھی نہ ہو تب جا کر بھتیجا عصبہ بنتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال یہ عصبہ کے طور پر لیکر جاتا ہے،

2۔۔ اور اگر بیٹا، یا پوتا، یا پرپوتا، یا باپ، یا دادا، یا بھائی موجود ہوں تو پھر بھتیجے کو کچھ نہیں ملتا ہے

3۔۔ ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہو تو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر بھتیجے کو ملے گا

4 ۔۔ دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی 66.66 بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہو تو باقی ایک تہائی 33.33 عصبہ کے طور پر بھتیجے کو ملے گی

5۔۔ بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہو گیا، اور 20.84 باقی رہا جو بھتیجے کو ملے گا۔

دلیل :فتفسیر ابی الزناد علی معانی زید بن ثابت قال الاخ للام والاب اولی

بالمیراث من الاخ للاب...،والاخ للاب اولی بالمیراث من ابن الاخ للاب والام، ...،و ابن الاخ للام والاب اولی من ابن الاخ للاب...،وابن الاخ للاب اولی من ابن ابن الاخ للاب والام الخ (سنن للبیہقی باب ترتیب العصبات، ج سادس،ص۳۹۱،نمبر ۱۲۲۳۷/ سنن سعید ابن منصور، باب اصول الفرائض، کتاب ولایۃ العصبۃ الاخ للام، ج ۱،ص ۵۲، نمبر۵)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت کی جو بات ہے، حضرت ابو زناداس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ، ماں باپ شریک بھائی، صرف باپ شریک بھائی سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے،
اور صرف باپ شریک بھائی ماں باپ شریک بھتیجے سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے
،اور ماں باپ شریک بھتیجا، صرف باپ شریک بھتیجے سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے
اور صرف باپ شریک بھتیجا، ماں باپ شریک بھتیجے کے بیٹے سے وراثت میں زیادہ بہتر ہے

اس قول صحابی میں ہے کہ حقیقی بھتیجے کو باپ شریک بھتیجے سے پہلے حق ملتا ہے، عبارت یہ ہے، و ابن الاخ للام والاب اولی من ابن الاخ للاب ۔ اس لئے بھتیجا ساتویں درجے کا عصبہ بنے گا۔

(14) چچا کے احوال 5 ہیں

چچا، یہ میت کا چچا ہے، لیکن بیٹی کے لئے دادا کا بھائی ہے اس لئے وہاں تک ترکہ کا جانا مشکل ہے

1۔۔ یہ آٹھویں درجے کا عصبہ ہے، یعنی بیٹا نہ ہو ، پھر پوتا نہ ہو ، پھر پر پوتا نہ ہو، پھر باپ نہ ہو ، پھر دادا نہ ہو، پھر بھائی نہ ہو ، پھر بھتیجا نہ ہو تب جا کر چچا عصبہ بنتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے لینے کے بعد باقی مال عصبہ کے طور پر یہ لیکر جاتا ہے۔

2۔۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی موجود ہو تو چچا کو کچھ نہیں ملتا

3۔۔ ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور کوئی نہ ہو تو باقی آدھا 50 عصبہ کے طور پر چچا کو ملے گا

4 ۔۔ دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی 66.66 بیٹی کو ملے گی اور کوئی نہ ہو تو باقی ایک تہائی 33.33 عصبہ کے طور پر چچا کو ملے گی

5۔۔ بیوی اور دو بیٹیاں ہوں تو بیوی کا حصہ آٹھواں 12.5 ہوگا، اور دو بیٹیوں کی دو تہائی 66.66 ملے گی، جس کا مجموعہ 79.16 ہو گیا، اور 20.84 باقی رہا جو چچا کو ملے گا۔

عصبہ بنفسہ کے لوگ 8 ہیں

عصبہ بنفسہ ،یعنی جوخود عصبہ بنتے ہیں، وہ بالترتیب ہے، یعنی اگر پہلا موجود ہے تو اس کے بعد والا عصبہ نہیں بنے گا۔۔۔اس میں بالترتیب 4 نسلیں آتی ہیں

۱۔۔پہلے میت کے جز کا حق ہے ،یعنی میت سے جو پیدا ہوا ہے، یعنی اس کا بیٹا ہے

1	میت کا جز۔، یعنی میت سے جو پیدا ہوا ہے۔اس میں	پہلے بیٹا آتا ہے
2		پھر پوتا آتا ہے

۲۔۔پھر دوسرے نمبر پر میت کا اصل ہے، یعنی میت جس سے پیدا ہوا ہے، یعنی باپ

3	میت کا اصل ۔یعنی جس سے میت پیدا ہوا ہے۔ اس میں	پہلے باپ آتا ہے
4		پھر دادا آتا ہے

۳۔پھر تیسرے نمبر پر باپ کا جز ہے، یعنی میت کے باپ سے جو پیدا ہوا ہے، وہ میت کا بھائی ہوتا ہے

5	میت کے باپ کا جز اس میں	پہلے بھائی آتا ہے
6		پھر بھائی کا بیٹا، یعنی بھتیجا آتا ہے

۴۔۔پھر چوتھے نمبر پر میت کے دادے سے جو پیدا ہوا ہے، وہ میت کا چچا ہوتا ہے

7	میت کے دادے کا جز اس میں	پہلے چچا آتا ہے
8		پھر چچا کا بیٹا، یعنی چچازاد بھائی آتا ہے

ذوی الارحام

ذوی الفروض، اور عصبات نہ ہوں تو حصے ذوی الارحام کے دئے جاتے ہیں

ایسے نسبی رشتہ دار جو جن کا قرآن میں حصہ نہیں ہے، اور وہ عصبات بھی نہیں ہیں انکو, ذوی الارحام، کہتے ہیں۔ یہ لوگ ذوی الفروض بھی نہیں ہیں اور عصبات بھی نہیں ہیں۔ لیکن ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی لینے والا نہ ہو تو پھر ذوی الارحام کو وراثت دی جاتی ہے،

دلیل :(۱) اس آیت میں اس کی دلیل ہے۔ **واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض فى كتاب الله** (آیت ۷۵، سورۃ الانفال ۸)

ترجمہ :اللہ کی کتاب میں ذوی الارحام بعض بعض سے اولی ہے

اس آیت میں ہے کہ ذوی الارحام بعض بعض پر مقدم ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ انکو حصہ ملے گا

(۲) **عن المقدام .... و الخال وارث من لا وارث له ، يعقل عنه و يرثه** (ابوداود شریف، باب فی میراث ذوی الارحام، ص ۴۲۲، نمبر ۲۸۹۹ / بخاری شریف، باب ذوی الارحام، ص ۱۱۶۵، نمبر ۶۷۴۷)

ترجمہ : حضرت صالح بن مقدام سے یہ روایت ہے کہ۔۔۔ جس میت کا وارث نہیں ہے، ماموں اس کا وارث ہے، وہ اس کے قرض کی ادائیگی بھی کرے گا، اور اس کا وارث بھی ہوگا

اس حدیث میں ہے کہ ماموں جو ذوی الارحام ہے وہ وارث بنے گا۔

وراثت تقسیم کرنے کے لئے یہ آسان حساب ضرور سیکھ لیں

میں نے ہر جگہ یہی حساب سیٹ کیا ہے

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 350000 میں ضرب دیں, اس سے جو نکلے، اس کو 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

مثلا :۔بیوی کا آٹھواں حصہ سو میں سے 12.50 ہے اس سے شوہر کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیا تو وہ 4375000 ہوگیا، اب 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیا تو یہ 43750 ہوگیا اب شوہر کے 350000 چھوڑے ہوئے روپئے میں بیوی کا حصہ 43750 روپیہ ہی ہے،

دوسری مثال :۔باپ کا چھٹا حصہ سو میں سے 16.66 ہے اس سے بیٹے کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیا تو وہ 5831000 ہوگیا، اب 5831000 کو 100 سے تقسیم کر دیا تو یہ 58310 ہوگیا اب بیٹے کے 350000 چھوڑے ہوئے روپئے میں باپ کا حصہ 58310 روپیہ ہی ہے، اب اسی طرح تمام وارثین کا حساب کرلیں، حساب آسان ہو جائے گا۔

سادہ حساب کی 7 مثالیں

پہلے بتا چکا ہوں کہ صرف چار قسم کے حساب سے وراثت تقسیم ہو جاتی ہے، ان میں زیادہ ضرورت سادہ حساب کی پڑتی ہے، اس لئے اس بارے میں 7 مثالیں پیش کر رہا ہوں، آپ اس کو سمجھ جائیں گے، اور حساب کرنا آجائے گا تو جیسی بھی ضرورت پڑے گی آپ اس طریقہ کار سے آسانی سے اپنا حساب کر لیں گے، اور پوچھنے والوں کو روپیہ، یا زمین تقسیم کر کے دے دیں گے

وارث میں عصبہ ہو تو نہ رد کا حساب ہوگا اور نہ عول کا حساب ہوگا

اگر لینے والوں میں عصبہ ہو تو نہ رد ہوگا، اور نہ عول ہوگا، بلکہ صرف سادہ حساب ہی بنے گا، کیونکہ حصے داروں کے حصے لینے کے بعد تمام مال عصبہ لے لیں گے، اس لئے نہ رد کے حساب کی ضرورت پڑے گی، اور نہ عول کے حساب کی ضرورت پڑے گی

آگے رد کی تین مثالیں، عول کی تین مثالیں، اور مناسخہ کی دو مثالیں پیش کی جارہی ہیں، تاکہ رد، عول، اور مناسخہ بنانے کا طریقہ آپ سمجھ جائیں

یہاں وراثت کی ہر تقسیم میں دو قسم کا حساب ہوگا

1۔۔ایک حساب کیا جائے گا اس کی وراثت تقسیم کرنے کا

2۔۔اور دوسرا حساب ہوگا، میت کا روپیہ کتنا ہے، اس کو تقسیم کرنے کا

کیونکہ ہر پوچھنے والا یہ چاہتا کہ میرا پونڈ، اور میری زمین تقسیم کر کے دیں، تا کہ ہم سب کو اپنا اپنا حصہ لینے میں آسانی ہو جائے، اس لئے یہاں ہر مثال میں پونڈ، روپیہ، زمین بھی تقسیم کر دی جاے گی، اور اگر مکان، یا دکان ہے تو اس کی قیمت لگا کر جو روپیہ بنے گا، اس روپیہ کو وارثین میں تقسیم کر کے دیا جائے گا

ا۔سادہ حساب کی پہلی مثال

صرف بیٹے ہوں ہوتو حساب کیسے بنے گا

بیٹا عصبہ ہوتا ہے :عصبہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حصے دار لینے کے بعد باقی سب مال وہ لے لیتا ہے۔باقی تفصیل اور دلیل بیٹے کے احوال میں گزر چکے ہیں

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 4 بیٹے ہیں بیٹی اور بیوی نہیں ہیں، 350000 روپئے چھوڑے ہیں۔تو کس طرح وراثت تقسیم ہوگی

وراثت کی تقسیم

پہلے چاروں بیٹوں میں سو 100 سے وراثت تقسیم کریں

4)100 (25

چونکہ چار بیٹے ہیں اس لئے 100 کو 4 سے تقسیم کیا تو، ہر ایک بیٹے کو 25 ملا

اس کا نقشہ یہ ہے

پہلے	بیٹے کو	وراثت میں سے	25 ملا
دوسرے	بیٹے کو	وراثت میں سے	25 ملا
تیسرے	بیٹے کو	وراثت میں سے	25 ملا
چوتھے	بیٹے کو	وراثت میں سے	25 ملا

روپئے کی تقسیم

باپ کے پاس 350000 روپیہ ہے، اور 4 ہی بیٹے ہیں، اس لئے 350000 کو 4 سے تقسیم دے دیں، جو کچھ تقسیم کا حاصل نکلے گا، اتنا روپیہ ہر ایک بیٹے کی وراثت ہوگی
تقسیم کے اس حساب کو غور سے دیکھیں

4) 350000 (87500

350000 روپئے کو 4 سے تقسیم دیا تو ہر بیٹے کے حصے میں 87500 روپیہ آیا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

پہلے	بیٹے کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	87500 ملا
دوسرے	بیٹے کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	87500 ملا
تیسرے	بیٹے کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	87500 ملا
چوتھے	بیٹے کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	87500 ملا

۲۔سادہ حساب کی دوسری مثال

2 بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹا ہو تو حساب کیسے بنے گا

اصول: بیٹا عصبہ ہے، اور یہ بیٹی کو بھی عصبہ بنا دیتا ہے، پھر بیٹے کو دوگنا اور بیٹی کو ایک گنا ملتا ہے

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹا ہے اور، 350000 روپے چھوڑے ہیں۔

وراثت کی تقسیم

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ بیٹوں کو بھی بیٹیاں ہی بنا دیں۔۔یعنی ایک بیٹے کو دو بیٹیاں گن لیں، کیونکہ بیٹے کو بیٹی کا دوگنا ملتا ہے

اس لئے ایک بیٹے کی دو بیٹی مانی، اور دو بیٹی پہلے سے ہیں، اس لئے سب ملا کر 4 بیٹیاں ہوئیں

اب 100 کو 4 سے تقسیم دے دیں، جو حاصل تقسیم نکلے گا وہ ہر ایک کی وراثت ہوگی

اس طرح تقسیم کریں

4) 100 (25

100 کو 4 سے تقسیم دیا تو 25 آیا، یہ 25 پچیس پچیس دونوں بیٹیوں کو مل جائیں گی

اور بیٹے کو اس کا دوگنا ہوگا، اس لئے اسکو 100 میں سے 50 مل جائے گا

اس کا نقشہ یہ ہے

پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	25 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	25 ملا
	بیٹے کو	وراثت میں سے	50 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپے کی تقسیم

باپ کے پاس 350000 روپیہ ہے، اور 4 ہی بیٹے ہیں، اس لئے 350000 کو 4 سے تقسیم دے دیں، جو کچھ تقسیم کا حاصل نکلے گا، اتنا روپیہ ہر ایک بیٹے کی وراثت ہوگی

4) 350000 (87500

350000 روپے کو 4 سے تقسیم دیا تو ہر بیٹے کے حصے میں 87500 روپیہ آیا

پھر بیٹے کو اس روپے کا دوگنا کر دیں تو اس کا حصہ نکل جائے گا، اس لئے 87500 کو دوگنا کیا تو 175000 روپیہ ہوا جو بیٹے کو ملے گا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

پہلی	بیٹی کو	وراثت سے	25 ملا	روپے سے	87500 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت سے	25 ملا	روپے سے	87500 ملا
	بیٹے کو	وراثت سے	50 ملا	روپے سے	175000 ملا

۳۔سادہ حساب کی تیسری مثال

2 بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹا ہو اور بیوی ہو تو حساب کیسے بنے گا

اصــــول : بیٹا، بیٹی کے ساتھ بیوی ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملتا ہے، اور جو باقی بچے گا وہ اولاد میں تقسیم ہو جائے گا۔

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں، ایک بیٹا ہے اور بیوی ہے اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

پہلے 100 میں سے بیوی کو آٹھواں حصہ 12.50 دے دیں، اس کے لینے کے بعد 87.50 بچا
یہاں بھی ایک بیٹا کو دو بیٹیاں مان لیں، اور دو بیٹیاں پہلے سے ہیں، تو گویا کہ 4 بیٹیاں ہوگئیں
اب 87.50 میں 4 سے تقسیم دیں،

4) 87.50 (21.87

یہاں چاروں کو 21.87 ملے۔ اب بیٹے کو اس کا دوگنا 43.75 دے دیں، اور بیٹی کو 21.87 دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی کو	وراثت میں سے	12.5 ملا
	بیٹے کو	وراثت میں سے	43.76 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	21.87 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	21.87 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 350000 میں ضرب دیں, اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

مثلا بیوی کا حصہ سو میں سے 12.50 ہے اس سے شوہر کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیا تو وہ 4375000 ہوگیا، اب 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیا تو یہ 43750 ہوگیا اب شوہر کے 350000 چھوڑے ہوئے روپئے میں بیوی کا حصہ 43750 روپیہ ہی ہے، اب اسی طرح تمام وارثین کا حساب کرلیں، حساب آسان ہو جائے گا۔

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی کو وراثت میں 100 میں سے 12.5 ملے ہیں، اب 12.5 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4375000 ہوئے، اس 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 43750

ہوا، یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں بیٹے کو وراثت میں 100 میں سے 43.76 ملے ہیں، اب 43.76 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 15316000 ہوئے، اس 15316000 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 153160 ہوا، یہی 153160 روپیہ بیٹا کا حصہ ہے

یہاں پہلی بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 21.87 ملے ہیں، اب 21.87 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 7654500 ہوئے، اس 7654500 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 76545 ہوا، یہی 76545 روپیہ بیٹی کا حصہ ہے

یہاں دوسری بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 21.87 ملے ہیں، اب 21.87 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 7654500 ہوئے، اس 7654500 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 76545 ہوا، یہی 76545 روپیہ بیٹی کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بیوی کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپئے سے	43750 ملا
	بیٹے کو	وراثت سے	43.76 ملا	روپئے سے	153160 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت سے	21.87 ملا	روپئے سے	76545 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت سے	21.87 ملا	روپئے سے	76545 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	350000 ہوگیا

۴۔سادہ حساب کی چوتھی مثال

بیوی ہو، باپ ہو، 2 بیٹیاں ہوں تو حساب کیسے بنے گا

اصول : اولاد کے ساتھ ہو تو باپ کو چھٹا حصہ،، اور سب کے لینے کے بعد جو باقی رہ جائے گا وہ بھی باپ عصبہ کے طور پر لے جائیں گے، اور چونکہ دو بیٹیاں ہیں اس لئے دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 ملے گا

دلیل: یہ آیت ہے۔و لأبويه لكل واحدة منهما السدس مما ترک ان كان له و لد فان لم يكن له ولد و ورثه أبواه فلأمه الثلث (آیت ۱۱، سورۃ النساء ۴) اس آیت میں ہے کہ اولاد ہو تو باپ کو چھٹا ملے گا۔اور ماں کو بھی چھٹا ملے گا

شاہد کا انتقال ہوا اس کو 2 بیٹیاں، ایک بیٹا ہے اور بیوی ہے اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

پہلے 100 میں سے بیوی کو آٹھواں حصہ 12.50 دے دیں، پھر دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 دے دیں، پھر باپ کو چھٹا حصہ 16.67 دے دیں،

ان سب حصوں کو ملائیں تو 95.83 ہوا، اور سو میں سے 4.17 بچ گیا، اس 4.17 کو باپ کو عصبہ

کے طور پر دے دیا جائے گا۔اور اب باپ کا حصہ 20.84 ہو جائے گا

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی کو	وراثت میں سے	12.5 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
	باپ کو	وراثت میں سے	16.67 ملا
	باپ کو	عصبہ کے طور پر	4.17 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 350000 میں ضرب دیں, اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی کو وراثت میں 100 میں سے 12.5 ملے ہیں، اب 12.5 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4375000 ہوئے، اس 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 43750 ہوا، یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں پہلی بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 33.33 ملے ہیں، اب 33.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 11665500 ہوئے، اس 11665500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 116655 ہوا، یہی 116655 روپیہ پہلی بیٹی کا حصہ ہے

یہاں دوسری بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 33.33 ملے ہیں ، اب 33.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 11665500 ہوئے ،اس 11665500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 116655 ہوا، یہی 116655 روپیہ دوسری بیٹی کا حصہ ہے

یہاں باپ کو پہلے وراثت کے طور چھٹا حصہ یعنی 16.67 ملا تھا، اور بعد میں عصبہ کے طور پر 4.17 ملا تھا، اور دونوں کا مجموعہ 20.84 ہو گیا تھا اسی 20.84 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 7294000 ہوئے ، اس 7294000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 72940 ہوا ، یہی 72940 روپیہ باپ کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بیوی کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپئے سے	43750 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت سے	33.33 ملا	روپئے سے	116655 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت سے	33.33 ملا	روپئے سے	116655 ملا
	باپ کو	وراثت سے	16.67 ملا		
	باپ کو	عصبہ کے طور پر	4.17 ملا		
		باپ کا مجموعہ	20.84 ہوگیا	روپئے سے	72940 ملا
			100 ہوگیا	مجموعہ	350000 ہوگیا

۵۔سادہ حساب کی پانچویں مثال

بیوی ہو،،2بیٹیاں ہوں۔اور بھائی ہو تو حساب کیسے بنے گا

میت کو بیٹا نہ ہو تو بھائی بہت زیادہ ہنگامہ کرتا ہے،اس لئے اس کی وراثت کا حساب پیش کیا

شاہد کا انتقال ہوا اس بیوی ہے،2بیٹیاں اور ایک بھائی ہے اور،350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

پہلے 100 میں سے بیوی کو آٹھواں حصہ 12.50 دے دیں، پھر دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 دے دیں،اور جو باقی بچے گا وہ بھائی کو عصبہ کے طور پر دے دیں

یہاں بیوی کو آٹھواں حصہ 12.50 دیا اور دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 دیا جس کا مجموعہ 79.16 ہوا،اور سو میں سے 20.84 بچا، یہ20.85 عصبہ کے طور پر بھائی کا حصہ ہوگا

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی کو	وراثت میں سے	12.5 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
	بھائی کو	عصبہ کے طور پر	20.84 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 350000 میں ضرب دیں, اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا مثلا بیوی کا حصہ سو میں سے 12.50 ہے اس سے شوہر کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیا تو وہ 4375000 ہوگیا، اب 4375000 کو 100 سے تقسیم کردیا تو یہ 43750 ہوگیا اب شوہر کے 350000 چھوڑے ہوئے روپئے میں بیوی کا حصہ 43750 روپیہ ہی ہے، اب اسی طرح تمام وارثین کا حساب کرلیں، حساب آسان ہوجائے گا۔

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی کو وراثت میں 100 میں سے 12.5 ملے ہیں، اب 12.5 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4375000 ہوئے، اس 4375000 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 43750 ہوا، یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں پہلی بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 33.33 ملے ہیں، اب 33.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 11665500 ہوئے، اس 11665500 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 116655 ہوا، یہی 116655 روپیہ پہلی بیٹی کا حصہ ہے

یہاں دوسری بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 33.33 ملے ہیں، اب 33.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 11665500 ہوئے، اس 11665500 کو 100

سے تقسیم کر دیں تو 116655 ہوا، یہی 116655 روپیہ دوسری بیٹی کا حصہ ہے

یہاں بھائی کو عصبہ کے طور پر 20.84 ملا ہے، اس 20.84 سے 350000 روپے میں ضرب دیں تو 7294000 ہوا، اس 7294000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 72940 ہوا، یہی 72940 روپیہ بھائی کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بیوی کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپے سے	43750 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت سے	33.33 ملا	روپے سے	116655 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت سے	33.33 ملا	روپے سے	116655 ملا
	بھائی کو	عصبہ کے طور پر	20.84 ہو گیا	روپے سے	72940 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا	مجموعہ	350000 ہو گیا

٦۔سادہ حساب کی چھٹی مثال

بیوی ہو،،2 بیٹیاں ہوں۔اور بھتیجا ہو تو حساب کیسے بنے گا

میت کو بیٹا نہ ہو تو بھتیجا بہت زیادہ ہنگامہ کرتا ہے،اس لئے اس کی وراثت کا حساب پیش کیا

شاہد کا انتقال ہوا اس بیوی ہے،2 بیٹیاں اور ایک بھتیجا ہے اور،350000 روپے چھوڑے ہیں

اصول : یہاں بھائی موجود نہیں ہے،اور کوئی اور عصبہ بھی نہیں ہے،اس لئے بھتیجے کو عصبہ کے طور پر ملے گا

وراثت کی تقسیم

پہلے 100 میں سے بیوی کو آٹھواں حصہ 12.50 دے دیں، پھر دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 دے دیں،اور جو باقی بچے گا وہ بھتیجا کو عصبہ کے طور پر دے دیں

یہاں بیوی کو آٹھواں حصہ 12.50 دیا اور دو بیٹیوں کو دو تہائی 66.66 دیا جس کا مجموعہ 79.16 ہوا،اور سو میں سے 20.84 بچا، یہ 20.85   عصبہ کے طور پر بھتیجے کا حصہ ہوگا

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی کو	وراثت میں سے	12.5 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
	بھتیجا کو	عصبہ کے طور پر	20.84 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 350000 میں ضرب دیں, اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

مثلا بیوی کا حصہ سو میں سے 12.50 ہے اس سے شوہر کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیا تو وہ 4375000 ہوگیا، اب 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیا تو یہ 43750 ہوگیا اب شوہر کے 350000 چھوڑے ہوئے روپئے میں بیوی کا حصہ 43750 روپیہ ہی ہے، اب اسی طرح تمام وارثین کا حساب کرلیں، حساب آسان ہو جائے گا۔

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی کو وراثت میں 100 میں سے 12.5 ملے ہیں، اب 12.5 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4375000 ہوئے، اس 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 43750

ہوا، یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں پہلی بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 33.33 ملے ہیں، اب 33.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 11665500 ہوئے، اس 11665500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 116655 ہوا، یہی 116655 روپیہ پہلی بیٹی کا حصہ ہے

یہاں دوسری بیٹی کو وراثت میں 100 میں سے 33.33 ملے ہیں، اب 33.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 11665500 ہوئے، اس 11665500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 116655 ہوا، یہی 116655 روپیہ دوسری بیٹی کا حصہ ہے

یہاں بھتیجے کو عصبہ کے طور پر 20.84 ملا ہے، اس 20.84 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 7294000 ہوا، اس 7294000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 72940 ہوا، یہی 72940 روپیہ بھتیجے کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بیوی کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپئے سے	43750 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت سے	33.33 ملا	روپئے سے	116655 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت سے	33.33 ملا	روپئے سے	116655 ملا
	بھتیجا کو	عصبہ کے طور پر	20.84 ہوگیا	روپئے سے	72940 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	350000 ہوگیا

۷۔سادہ حساب کی ساتویں مثال

بیوی ہو،ایک بہن ہو،اور بھتیجا ہو تو حساب کیسے بنے گا

میت کو بیٹا نہ ہوتو بھتیجا بہت زیادہ ہنگامہ کرتا ہے،اس لئے اس کی وراثت کا حساب پیش کیا

شاہد کا انتقال ہوا اس بیوی ہے،2 بیٹیاں اور ایک بھتیجا ہے اور،350000 روپئے چھوڑے ہیں

اصول : یہاں لینے والی ایک ہی بہن ہے اس لئے اس کو سو میں سے آدھا 50 ملے گا
اور بھائی موجود نہیں ہے،اور کوئی اور عصبہ بھی نہیں ہے،اس لئے بھتیجے کو باقی عصبہ کے طور پر ملے گا

وراثت کی تقسیم

یہاں اولاد نہیں ہے اس لئے پہلے 100 میں سے بیوی کو چوتھائی حصہ 25 دے دیں،پھر ایک بہن کو آدھا یعنی سو میں سے 50 دے دیں،اور جو باقی بچے گا وہ بھتیجا کو عصبہ کے طور پر دے دیں
یہاں بیوی کو چوتھائی حصہ 25 دیا اور اور ایک بہن کو آدھا، یعنی سو میں سے 50 دیا،جس کا مجموعہ 75 ہوا،اور سو میں سے 25 بچا،یہ 25 عصبہ کے طور پر بھتیجے کا حصہ ہوگا،سب کا مجموعہ 100 ہوگیا

اس کا نقشہ یہ ہے

ایک	بیوی کو	وراثت میں سے	25 ملا
	بہن کو	وراثت میں سے	50 ملا
	بھتیجا کو	عصبہ کے طور پر	25 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

یہاں مسئلہ بہت آسان ہے، پورے روپئے کو چار سے تقسیم دے دیجئے، روپئے کی تقسیم ہو جائے گی

حساب اس طرح ہوگا

4) 350000 (87500

۔آپ تمام روپئے 350000 کی ایک چوتھائی 87500 روپیہ بیوی کو دے دیں

۔آپ تمام روپئے 350000 کا آدھا 175000 روپیہ بہن کو دے دیں

۔آپ تمام روپئے 350000 کی ایک چوتھائی 87500 روپیہ بھتیجا کو دے دیں

اس حساب میں بیوی کو 87500 ملا

بہن کو 175000 ملا

اور بھتیجا کو 87500 ملا، اور سب کا مجموعہ 350000 روپیہ ہوگیا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

ایک	بیوی کو	وراثت سے	25 ملا	روپے سے	87500 ملا
	بہن کو	وراثت سے	50 ملا	روپے سے	175000 ملا
	بھتیجا کو	عصبہ کے طور پر	25 ملا	روپے سے	87500 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	350000 ہوگیا

دوسرا۔ رد کا حساب

کیسے بنائیں گے

۔رد کا حساب اور عول کا حساب اس وقت ہوگا جب کوئی لینے والا عصبہ نہ ہو، اگر کوئی عصبہ ہوتو نہ رد کا حساب آئے گا، اور نہ عول کا حساب ہوگا، کیونکہ حصے دار حصے لینے کے بعد جو باقی بچا وہ عصبہ لے لیگا، اس لئے رد، یا عول کی ضرورت نہیں پڑے گی

رد کا مطلب

حصے دار اپنا اپنا حصہ لینے کے بعد کچھ حصہ بچ گیا، اب اس کو کوئی لینے والا نہیں ہے، اور عصبہ بھی نہیں ہے تو یہ باقی حصہ دوبارہ انہیں حصے داروں کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے گا، اسی حصے کو دے دینے کو ،رد، کہتے ہیں

بیوی اور شوہر کو رد کا روپیہ نہیں دیا جائے گا

یہ یاد رہے کہ حصہ لینے والے خاندان کے لوگ ہوں انہیں کو رد والا حصہ دیا جاتا ہے

بیوی اور شوہر خاندان کے نہیں ہوتے، اس لئے ان دونوں کو رد کا روپیہ نہیں دیا جائے گا

ا۔رد کی پہلی مثال

ایک بیٹی ہو شوہر ہو، ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔

یہ یاد رہے کہ شوہر پر کو رد کا روپیہ نہیں دیا جائے گا

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کو ایک بیٹی ہے شوہر اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

یہاں شوہر کو ایک چوتھائی، یعنی 25 دیا، چونکہ ایک ہی بیٹی ہے اس لئے اس کو آدھا، یعنی 50 دیا، اور ماں کو چھٹا حصہ، یعنی 16.66 دیا، اور سب کو جمع کیا تو مجموعہ 91.66 ہوا، اور چونکہ لینے والا کوئی عصبہ نہیں ہے، اس لئے 8.34 بچ گیا، اب اس کو دوبارہ بیٹی اور ماں کو دینا ہوگا

اس کا نقشہ یہ ہے

	شوہر کو	وراثت میں سے	25 ملا
ایک	بیٹی کو	وراثت میں سے	50 ملا
	ماں	وراثت میں سے	16.66 ملا
		مجموعہ	91.66 ہوا
		بچ گیا	8.34
			100 ہو گیا

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ۔رد کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لینے والے کے لینے کے بعد اب کوئی لینے والا عصبہ نہیں ہے، اس لئے جو حصہ بچا ہے اس کو پھر دوبارہ حصہ داروں پر تقسیم کر دیا جائے

رد کرنے کی آسان شکل یہ ہے

رد کا حساب کرنے کی آسان شکل یہ ہے کہ۔۔جن لوگوں کو دینا ہے ان کا سب حصہ جمع کریں، اس جمع شدہ حصے سے بچے ہوئے حصے کو تقسیم کر دیں، اس تقسیم سے جو نکلے گا، اس سے جن لوگوں کو رد کر کے دینا ہے اس سے ضرب دے دو، اس ضرب سے جس کا جس کا جتنا نکلے گا، وہ اس کو مل جائے گا، یہ رد کر کے دینا ہوا

یہاں رد کے حصے کو لینے والے دو قسم کے لوگ ہیں ایک بیٹی کا آدھا یعنی 50 اور دوسر ماں کا چھٹا حصہ یعنی 16.66 ہے، دونوں کا مجموعہ 66.66 ہوا۔اس 66.66 سے 8.34 میں تقسیم دیں تو 0.125 نکلے گا

66.66) 8.34 (0.125

اس کا نقشہ یہ ہے

دونوں کا مجموعہ حصہ	66.66 سے	8.34 میں تقسیم دیا	0.125 نکلا

یہاں بیٹی کا حصہ 50 تھا ،اس 50 سے 0.125 میں ضرب دیں تو 6.25 نکلا، یہ بیٹی کے لئے رد کا حصہ ہوا

بیٹی کو پہلے سے 50 ملا تھا،اوراب رد سے 6.25 ملا۔اب دونوں کا مجموعہ 56.25 ہو گیا

یہاں ماں کا حصہ 16.66 تھا،اس 16.66 سے 0.125 میں ضرب دیں تو 2.08 نکلا

یہ 2.08 ماں کے لئے رد کا حصہ ہوا

ماں کو پہلے سے 16.66 ملا تھا،اب رد سے 2.09 حصہ ملا تو دونوں کا مجموعہ 18.75 ہو گیا

اس کا نقشہ یہ ہے

بیٹی کا حصہ	50 سے	0.125 میں ضرب دیا	تو 6.25 نکلا
ماں کا حصہ	16.66 سے	0.125 میں ضرب دیا	و 2.08 نکلا

وراثت،اور رد دونوں کو ملا کر کس طرح بنے گا اس کا نقشہ یہ ہے

ایک	بیٹی کو	وراثت میں سے	50 ملا
		رد میں سے	6.25 ملا
	بیٹی کا	مجموعہ حصہ	56.25 ہوا

	ماں کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
		رد میں سے	2.09 ملا
	ماں کا	مجموعہ حصہ	18.75 ہوا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے 350000 میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں شوہر کو وراثت میں 100 میں سے 25 ملے ہیں، اب 25 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 8750000 ہوئے، اس 8750000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 87500 ہوا، یہی 87500 روپیہ شوہر کا حصہ ہے

یہاں بیٹی کو وراثت، اور رد دونوں ملا کر 56.25 ملا ہے، اس 56.25 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو ہوئے 19687500، اس 19687500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 196875 ہوا، یہی 196875 روپیہ بیٹی کا حصہ ہے

یہاں ماں کو وراثت اور رد دونوں ملا کر 18.75 ملا ہے، اسی 18.75 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 6562500 ہوئے، اس 6562500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 65625 ہوا، یہی 65625 روپیہ ماں کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	شوہر کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	87500 ملا
	بیٹی کو	وراثت سے	50 ملا		
		رد سے	6.25 ملا		
		وراثت اور رد کا مجموعہ	56.25 ملا	روپئے سے	196875 ملا
	ماں کو	وراثت سے	16.66 ملا		
		رد سے	2.09 ملا		
		وراثت اور رد کا مجموعہ	18.75 ملا	روپئے سے	65625 ملا
			100 ہوگیا	مجموعہ	350000 ہوگیا

۲۔رد کی دوسری مثال

بیوی ہو، دو بیٹیاں ہوں، اور ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔
یہ یاد رہے کہ بیوی کو رد کا روپیہ نہیں دیا جائے گا

شاہد کا انتقال ہوا اس کو بیوی ہے، دو بیٹیاں ہیں،، اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

یہاں بیوی کو آٹھواں، یعنی سو میں سے 12.50 دیا، چونکہ دو بیٹیاں ہیں اس لئے اس کو دو تہائی، یعنی سو میں سے 66.66 دیا، اور ماں کو چھٹا حصہ، یعنی 16.66 دیا، اور سب کو جمع کیا تو مجموعہ 95.82 ہوا، اور چونکہ لینے والا کوئی عصبہ نہیں ہے، اس لئے 4.18 بچ گیا، اب اس کو دوبارہ بیٹی اور ماں کو دینا ہوگا

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی کو	وراثت میں سے	12.50 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
	ماں	وراثت میں سے	16.66 ملا
		مجموعہ	95.82 ہوا
		بچ گیا	4.18 بچ گیا
			100 ہوگیا

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ۔رد کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لینے والے کے لینے کے بعد اب کوئی لینے والا عصبہ نہیں ہے، اس لئے جو حصہ بچا ہے اس کو پھر دوبارہ حصہ داروں پر تقسیم کر دیا جائے

رد کرنے کی آسان شکل یہ ہے

رد کا حساب کرنے کی آسان شکل یہ ہے کہ۔۔جن لوگوں کو دینا ہے ان کا سب حصہ جمع کریں، اس جمع شدہ حصے سے بچے ہوئے حصے کو تقسیم کر دیں، اس تقسیم سے جو نکلے گا، اس سے جن لوگوں کو رد کر کے دینا ہے اس سے ضرب دے دیں، اس ضرب سے جس کا جس کا جتنا نکلے گا، وہ اس کو مل جائے گا، یہ رد کر کے دینا ہوا

یہاں رد کے حصے کو لینے والے دو قسم کے لوگ ہیں دو بیٹیوں کا دو تہائی یعنی 66.66 اور دوسر ماں کا

چھٹا حصہ یعنی 16.66 ہے، دونوں کا مجموعہ 83.32 ہوا۔اس 83.32 سے 4.18 میں تقسیم دیں تو 0.0502 نکلے گا

اس کا حساب اس طرح ہوگا

83.32) 4.18 (0.0502

اس کا نقشہ یہ ہے

دونوں کا مجموعہ حصہ	83.32 سے	4.18 میں تقسیم دیا	0.0502 نکلا

یہاں پہلی بیٹی کا حصہ 33.33 تھا ، اس 33.33 سے 0.0502 میں ضرب دیں تو 1.67 نکلا، یہ پہلی بیٹی کے لئے رد کا حصہ ہوا

پہلی بیٹی کو پہلے سے 33.33 ملا تھا، اور اب رد سے 1.67 ملا۔اب دونوں کا مجموعہ 35 ہو گیا

یہاں دوسری بیٹی کا حصہ 33.33 تھا ، اس 33.33 سے 0.0502 میں ضرب دیں تو 1.67 نکلا، یہ دوسری بیٹی کے لئے رد کا حصہ ہوا

دوسری بیٹی کو پہلے سے 33.33 ملا تھا، اور اب رد سے 1.67 ملا۔اب دونوں کا مجموعہ 35 ہو گیا

یہاں ماں کا حصہ 16.66 تھا، اس 16.66 سے 0.0502 میں ضرب دیں تو 0.84 نکلا یہ 0.84 ماں کے لئے رد کا حصہ ہوا

ماں کو پہلے سے 16.66 ملا تھا، اب رد سے 0.84 حصہ ملا تو دونوں کا مجموعہ 17.50 ہو گیا

اس کا نقشہ یہ ہے

پہلی بیٹی کا حصہ	33.33 سے	0.0502 میں ضرب دیا	تو 1.67 نکلا

وراثت، اور رد دونوں کو ملا کر کس طرح بنے گا اس کا نقشہ یہ ہے

پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
		رد میں سے	1.67 ملا
پہلی	بیٹی کا	مجموعہ حصہ	35 ہوا

دوسری بیٹی کا حصہ	33.33 سے	0.0502 میں ضرب دیا	تو 1.67 نکلا

وراثت، اور رد دونوں کو ملا کر کس طرح بنے گا اس کا نقشہ یہ ہے

دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
		رد میں سے	1.67 ملا
دوسری	بیٹی کا	مجموعہ حصہ	35 ہوا

ماں کا حصہ	16.66 سے	0.0502 میں ضرب دیا	تو 0.84 نکلا

وراثت، اور رد دونوں کو ملا کر کس طرح بنے گا اس کا نقشہ یہ ہے

	ماں کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
		رد میں سے	0.84ملا
	ماں کا	مجموعہ حصہ	17.50 ہوا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی کو وراثت میں 100 میں سے 12.50 ملے ہیں، اب 12.50 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4375000 ہوئے، اس 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 43750 ہوا، یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں پہلی بیٹی کو وراثت، اور رد دونوں ملا کر 35 ملا ہے، اس 35 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 12250000 ہوئے ، اس 12250000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو

122500 ہوا، یہی 122500 روپیہ پہلی بیٹی کا حصہ ہے

یہاں دوسری بیٹی کو وراثت، اور رد دونوں ملا کر 35 ملا ہے، اس 35 سے 350000 روپے میں ضرب دیں تو 12250000 ہوئے، اس 12250000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 122500 ہوا، یہی 122500 روپیہ دوسری بیٹی کا حصہ ہے

یہاں ماں کو وراثت اور رد دونوں ملا کر 17.50 ملا ہے، اسی 17.50 سے 350000 روپے میں ضرب دیں تو 6125000 ہوئے، اس 6125000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 61250 ہوا، یہی 61250 روپیہ ماں کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بیوی کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپئے سے	43750 ملا
	1 بیٹی کو	وراثت سے	33.33 ملا		
		رد سے	1.67 ملا		
		وراثت اور رد کا مجموعہ	35 ملا	روپئے سے	122500 ملا
	2 بیٹی	وراثت سے	33.33 ملا		
		رد سے	1.67 ملا		
		وراثت اور رد کا مجموعہ	35 ملا	روپئے سے	122500 ملا
	ماں کو	وراثت سے	16.66 ملا		
		رد سے	0.84 ملا		
		وراثت اور رد کا مجموعہ	17.50 ملا	روپئے سے	61250 ملا
			100 ہو گیا	مجموعہ	350000 ہو گیا

۳۔رد کی تیسری مثال

بیوی ہو، ایک بیٹی ہو، اور ماں ہو تو حساب کیسے بنے گا۔
یہ یاد رہے کہ بیوی کو رد کا روپیہ نہیں دیا جائے گا

شاہد کا انتقال ہوا اس کو بیوی ہے، ایک بیٹی ہے،، اور ماں ہیں اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

یہاں بیوی کو آٹھواں، یعنی سو میں سے 12.50 دیا، چونکہ ایک بیٹی ہے اس لئے اس کو آدھا، یعنی سو میں سے 50 دیا، اور ماں کو چھٹا حصہ، یعنی 16.66 دیا، اور سب کو جمع کیا تو مجموعہ 79.16 ہوا، اور چونکہ لینے والا کوئی عصبہ نہیں ہے، اس لئے 20.84 بچ گیا، اب اس کو دوبارہ بیٹی اور ماں کو دینا ہوگا

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی کو	وراثت میں سے	12.50 ملا
ایک	بیٹی کو	وراثت میں سے	50 ملا
	ماں	وراثت میں سے	16.66 ملا
		مجموعہ	79.16 ہوا
		بچ گیا	20.84 بچ گیا
			100 ہو گیا

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ۔ رد کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لینے والے کے لینے کے بعد اب کوئی لینے والا عصبہ نہیں ہے، اس لئے جو حصہ بچا ہے اس کو پھر دوبارہ حصہ داروں پر تقسیم کر دیا جائے

رد کرنے کی آسان شکل یہ ہے

رد کا حساب کرنے کی آسان شکل یہ ہے کہ۔۔ جن لوگوں کو دینا ہے ان کا سب حصہ جمع کریں، اس جمع شدہ حصے سے بچے ہوئے حصے کو تقسیم کر دیں، اس تقسیم سے جو نکلے گا، اس سے جن لوگوں کو رد کر کے دینا ہے اس سے ضرب دے دیں، اس ضرب سے جس کا جس کا جتنا نکلے گا، وہ اس کو مل جائے گا، یہ رد کر کے دینا ہوا

یہاں رد کے حصے کو لینے والے دو قسم کے لوگ ہیں ایک بیٹی کا آدھا یعنی سو میں سے 50 اور دوسرا ماں کا چھٹا حصہ یعنی 16.66 ہے، دونوں کا مجموعہ 66.66 ہوا۔ اس 66.66 سے 20.84 میں

تقسیم دیں تو 0.313 نکلے گا

اس کا حساب اس طرح ہوگا

66.66) 20.84 (0.313

اس کا نقشہ یہ ہے

دونوں کا مجموعہ حصہ	66.66 سے	20.84 میں تقسیم دیا	0.313 نکلا

یہاں ایک بیٹی کا حصہ 50 تھا ،اس 50 سے 0.313 میں ضرب دیں تو 15.64 نکلا، یہ بیٹی کے لئے رد کا حصہ ہوا

ایک بیٹی کو پہلے سے 50 ملا تھا،اوراب رد سے 15.65 ملا۔اب دونوں کا مجموعہ 65.64 ہوگیا

یہاں ماں کا حصہ 16.66 تھا،اس 16.66 سے 0.313 میں ضرب دیں تو 5.20 نکلا یہ 5.22 ماں کے لئے رد کا حصہ ہوا

ماں کو پہلے سے 16.66 ملا تھا،اب رد سے 5.20 حصہ ملا تو دونوں کا مجموعہ 21.86 ہوگیا

اس کا نقشہ یہ ہے

ایک بیٹی کا حصہ	50 سے	0.313 میں ضرب دیا	تو 15.64 نکلا

وراثت،اور رد دونوں کو ملا کر کس طرح بنے گا اس کا نقشہ یہ ہے

ایک	بیٹی کو	وراثت میں سے	50 ملا
		رد میں سے	15.64 ملا
ایک	بیٹی کا	مجموعہ حصہ	65.64 ہوا

ماں کا حصہ	16.66 سے	0.313 میں ضرب دیا	تو 5.20 نکلا

وراثت، اور رد دونوں کو ملا کر کس طرح بنے گا اس کا نقشہ یہ ہے

	ماں کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
		رد میں سے	5.20 ملا
	ماں کا	مجموعہ حصہ	21.86 ہوا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔ روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی کو وراثت میں 100 میں سے 12.50 ملے ہیں، اب 12.50 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4375000 ہوئے، اس 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 43750 ہوا، یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں ایک بیٹی کو وراثت، اور رد دونوں ملا کر 65.64 ملا ہے، اس 65.64 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 22974000 ہوئے، اس 22974000 کو 100 سے تقسیم کر

دیں تو 229740 ہوا، یہی 229740 روپیہ ایک بیٹی کا حصہ ہے

یہاں ماں کو وراثت اور رد دونوں ملا کر 21.86 ملا ہے، اسی 21.86 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 7651000 ہوئے، اس 7651000 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 76510 ہوا، یہی 76510 روپیہ ماں کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بیوی کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپئے سے	43750 ملا
	1 بیٹی کو	وراثت سے	50 ملا		
		رد سے	15.64 ملا		
		وراثت اور رد کا مجموعہ	65.64 ملا	روپئے سے	229740 ملا
	ماں کو	وراثت سے	16.66 ملا		
		رد سے	5.20 ملا		
		وراثت اور رد کا مجموعہ	21.86 ملا	روپئے سے	76510 ملا
			100 ہوگیا	مجموعہ	350000 ہوگیا

تیسرا ہے۔عول، کا حساب

کیسے بنائیں گے

عول کا معنی ہے نیچے لانا،،یعنی reduce کرنا۔ حصے لینے والے کا حصہ زیادہ ہو گیا، مثلا 100 سے تقسیم کیا، لیکن حصے لینے والے کا حصہ ایک سو دس 110 ہو گیا، تو اس کو دوبارہ سو پر لانے کو عول، کہتے ہیں، یعنی reduce کیا اور حساب کو نیچے لایا، اسی کو، عول کہتے ہیں، اس کی مثال آگے آرہی ہے

ا۔عول کی پہلی مثال

،شوہر ہے، دو بیٹیاں ہیں، باپ ہے، اور ماں ہے، تو حساب کیسے بنے گا
یہ یاد رہے کہ باپ عصبہ ہے، لیکن یہاں حصہ داروں کے لینے کے بعد کچھ بچ ہی نہیں رہا ہے، بلکہ 100 سے بھی زیادہ ہوجاتا ہے، اس لئے باپ کو حصے کے طور پر صرف چھٹا حصہ ملے گا، عصبہ کے طور پر کچھ نہیں ملے گا، اس لئے یہاں عول ہوجائے گا

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کا شوہر ہے، دو بیٹیاں ہیں، باپ ہے، اور ماں ہے، اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

یہاں شوہر کو ایک چوتھائی، یعنی 25 دیا، چونکہ دو بیٹیاں ہیں اس لئے ان کو دو تہائی، یعنی 66.66 دیا، اور باپ کو چھٹا حصہ، یعنی 16.66 دیا، اور ماں کو چھٹا حصہ، یعنی 16.66 دیا، اور سب کو جمع کیا تو مجموعہ 124.98 ہوا،

وراثت کا حساب صرف 100 سے چلتا ہے، یہاں 124.98 ہوگیا، گویا کہ 24.98 زیادہ ہوگیا ،اب اسی کو کم کرنے کا نام، عول ہے

اس کا نقشہ یہ ہے

	شوہر کو	وراثت میں سے	25 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
دوسری	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
	باپ کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
	ماں کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
		مجموعہ	124.98 ہوا

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ۔ عول کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لینے والے کے حصے 100 سے بھی زیادہ ہو گئے، اسی کو کم کرنے کا نام، عول ہے،

عول بنانے کا آسان طریقہ، یہ ہے

جتنے لوگ حصہ لینے والے ہیں سب حصوں کو جمع کر لیں، پھر جمع شدہ حصوں کو 100 سے تقسیم دے دیں ،اس سے جو کچھ نکلے گا، اس سے ہر حصے کو تقسیم دیں، یہ تقسیم دیتے ہی ہر حصہ پہلے سے کم ہوتا جائے گا، اور سب حصوں کو جمع کریں گے تو وہ 100 پر آجائے گا، بس یہ عول ہو گیا

یہاں شوہر کا حصہ 25 دو بیٹیوں کا حصہ 66.66، باپ کا حصہ 16.66 ،اور ماں کا حصہ 16.66 ہے،،اور کا مجموعہ 124.98 ہے

،اس 124.98 کو 100 سے تقسیم دیں، وہ 1.2498 ہو جائے گا

یہاں شوہر کا حصہ 25 ہے، اس کو، 1.2498 سے تقسیم کریں، تو 25 اب 20 پر آجائے گا

یہاں پہلی بیٹی کا حصہ 33.33 ہے، اس کو، 1.2498 سے تقسیم کریں، تو 33.33 اب 26.67 پر آجائے گا

یہاں دوسری بیٹی کا حصہ 33.33 ہے، اس کو، 1.2498 سے تقسیم کریں، تو 33.33 اب 26.67 پر آجائے گا

یہاں باپ کا حصہ 16.66 ہے، اس کو، 1.2498 سے تقسیم کریں، تو 16.66 اب 13.33 پر آجائے گا

یہاں ماں کا حصہ 16.66 ہے، اس کو، 1.2498 سے تقسیم کریں، تو 16.66 اب 13.33 پر آجائے گا۔۔۔اور سب کا مجموعہ 100 ہو جائے گا

اس کا نقشہ یہ ہے

شوہر کا حصہ	25 کو	1.2498 سے تقسیم دیا	20 پر آ گیا
پہلی بیٹی کا حصہ	33.33 کو	1.2498 سے تقسیم دیا	26.67 پر آ گیا
دوسری بیٹی کا حصہ	33.33 کو	1.2498 سے تقسیم دیا	26.67 پر آ گیا
باپ کا حصہ	16.66 کو	1.2498 سے تقسیم دیا	13.33 پر آ گیا
ماں کا حصہ	16.66 کو	1.2498 سے تقسیم دیا	13.33 پر آ گیا
پہلے ہوا تھا	124.98	مجموعہ	100 ہو گیا

روپۓ کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپۓ ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپۓ میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں شوہر کو عول کے بعد 100 میں سے 20 حصے ملے ہیں ،اب 20 سے 350000 روپۓ میں ضرب دیں تو 7000000 ہوئے ،اس 7000000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 70000 ہوا، یہی 70000 روپیہ شوہر کا حصہ ہے

یہاں پہلی بیٹی کو عول کے بعد 100 میں سے 26.67 حصے ملے ہیں ،اب 26.67 سے 350000 روپۓ میں ضرب دیں تو 9334500 ہوئے ،اس 9334500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 93345 ہوا، یہی 93345 روپیہ پہلی بیٹی کا حصہ ہے

یہاں دوسری بیٹی کو عول کے بعد 100 میں سے 26.67 حصے ملے ہیں ،اب 26.67 سے 350000 روپۓ میں ضرب دیں تو 9334500 ہوئے ،اس 9334500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 93345 ہوا، یہی 93345 روپیہ دوسری بیٹی کا حصہ ہے

یہاں باپ کو عول کے بعد 100 میں سے 13.33 حصے ملے ہیں ، اب 13.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4665500 ہوئے، اس 4665500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 46655 ہوا، یہی 46655 روپیہ باپ کا حصہ ہے

یہاں ماں کو عول کے بعد 100 میں سے 13.33 حصے ملے ہیں ، اب 13.33 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4665500 ہوئے، اس 4665500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 46655 ہوا، یہی 46655 روپیہ ماں کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	شوہر کو	25 سے گھٹ کر	20 ملا	روپئے سے	70000 ملا
	پہلی بیٹی کو	33.33 سے گھٹ کر	26.67 ملا	روپئے سے	93345 ملا
	دوسری بیٹی کو	33.33 سے گھٹ کر	26.67 ملا	روپئے سے	93345 ملا
	باپ کو	16.66 سے گھٹ کر	13.33 ملا	روپئے سے	46655 ملا
	ماں کو	16.66 سے گھٹ کر	13.33 ملا	روپئے سے	46655 ملا
		124.98 تھا	100 ہوا	مجموعہ	350000 ہوا

۲۔عول کی دوسری مثال

،شوہر ہے،دو بہنیں ہیں،،تو حساب کیسے بنے گا

اصول: اولاد نہیں ہے اس لئے شوہر کو آدھا، 50 ملے گا، ،اور دو بہنوں کو دو تہائی،66.66 ملے گی

شاہدہ کا انتقال ہوا اس کا شوہر ہے،دو بہنیں ہیں،اور،350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

یہاں شوہر کو ایک آدھا،یعنی 50 دیا،چونکہ دو بہنیں ہیں اس لئے ان کو دو تہائی،یعنی 66.66 دیا، اور سب کو جمع کیا تو مجموعہ 116.66 ہوا،

وراثت کا حساب صرف 100 سے چلتا ہے،یہاں 116.66 ہو گیا،گویا کہ 16.66 زیادہ ہو گیا ،اب اسی کو کم کرنے کا نام،عول ہے

اس کا نقشہ یہ ہے

	شوہر کو	وراثت میں سے	50 ملا
پہلی	بہن کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
دوسری	بہن کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
		مجموعہ	116.66 ہوا

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ۔عول کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لینے والے کے حصے 100 سے بھی زیادہ ہو گئے، اسی کو کم کرنے کا نام،عول ہے،

عول بنانے کا آسان طریقہ، یہ ہے

جتنے لوگ حصہ لینے والے ہیں سب حصوں کو جمع کر لیں، پھر جمع شدہ حصوں کو 100 سے تقسیم دے دیں ،اس سے جو کچھ نکلے گا، اس سے ہر حصے کو تقسیم دیں، یہ تقسیم دیتے ہی ہر حصہ پہلے سے کم ہوتا جائے گا، اور سب حصوں کو جمع کریں گے تو وہ 100 پر آجائے گا،بس یہ عول ہو گیا

یہاں شوہر حصہ 50 دو بہنوں کا حصہ 66.66، ہے،،اور اس کا مجموعہ 116.66 ہے

،اس 116.66 کو 100 سے تقسیم دیں،وہ 1.1666 ہوجائے گا

یہاں شوہر کا حصہ 50 ہے،اس کو،1.1666 سے تقسیم کریں،تو 50 اب 42.86 پر آجائے گا

یہاں پہلی بہن کا حصہ 33.33 ہے،اس کو،1.1666 سے تقسیم کریں،تو 33.33 اب 28.57 پر آجائے گا

یہاں دوسری بہن کا حصہ 33.33 ہے،اس کو،1.1666 سے تقسیم کریں،تو 33.33 اب 28.57 پر آجائے گا،اور سب کا مجموعہ 100 ہوجائے گا

اس کا نقشہ یہ ہے

شوہر کا حصہ	50 کو	1.1666 سے تقسیم دیا	42.86 پر آگیا
پہلی بہن کا حصہ	33.33 کو	1.1666 سے تقسیم دیا	28.57 پر آگیا
دوسری بہن کا حصہ	33.33 کو	1.1666 سے تقسیم دیا	28.57 پر آگیا
پہلے ہوا تھا	116.66	مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں شوہر کو عول کے بعد 100 میں سے 42.86 حصے ملے ہیں ، اب 42.86 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 15001000 ہوئے، اس 15001000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 150010 ہوا، یہی 150010 روپیہ شوہر کا حصہ ہے

یہاں پہلی بہن کو عول کے بعد 100 میں سے 28.57 حصے ملے ہیں ، اب 28.57 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 9999500 ہوئے، اس 9999500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 99995 ہوا، یہی 99995 روپیہ پہلی بہن کا حصہ ہے

یہاں دوسری بہن کو عول کے بعد 100 میں سے 28.57 حصے ملے ہیں ، اب 28.57 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 9999500 ہوئے، اس 9999500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 99995 ہوا، یہی 99995 روپیہ دوسری بہن کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

شوہر کو	50 سے گھٹ کر	42.86 ملا	روپئے سے	150010 ملا
پہلی بہن کو	33.33 سے گھٹ کر	28.57 ملا	روپئے سے	99995 ملا
دوسری بہن کو	33.33 سے گھٹ کر	28.57 ملا	روپئے سے	99995 ملا
	124.98 تھا	100 ہوا	مجموعہ	350000 ہوا

۳۔عول کی تیسری مثال

،بیوی،دو بیٹیاں،باپ،اور ماں ہیں،تو حساب کیسے بنے گا

اصول : اولاد کے ساتھ باپ اور ماں ہوں تو باپ کو بھی چھٹا ،یعنی 16.66 ملے گا،اور ماں کو بھی چھٹا،یعنی 16.66 ملے گا،دلیل پہلے گزر چکی ہے

شاہد کا انتقال ہوا اس کی بیوی ہے، دو بیٹیاں ہیں، باپ ہے، اور ماں ہیں، اور، 350000 روپئے چھوڑے ہیں

وراثت کی تقسیم

یہاں بیوی کو چوتھائی یعنی 12.50 دو بیٹیوں کو دو تہائی ،یعنی 66.66 ، باپ کو چھٹا یعنی 16.66 ، اور ماں کو بھی چھٹا،یعنی 16.66 ملے گا اور سب کو جمع کیا تو مجموعہ 112.48 ہوا،
وراثت کا حساب صرف 100 سے چلتا ہے، یہاں 112.48 ہو گیا، گویا کہ 12.48 زیادہ ہو گیا ،اب اسی کو کم کرنے کا نام،عول ہے

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی کو	وراثت میں سے	12.50 ملا
پہلی	بیٹی کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
دوسری	دوسری کو	وراثت میں سے	33.33 ملا
	باپ کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
	ماں کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
		مجموعہ	112.48 ہوا

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ۔عول کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لینے والے کے حصے 100 سے بھی زیادہ ہو گئے، اسی کو کم کرنے کا نام،عول ہے،

عول بنانے کا آسان طریقہ، یہ ہے

جتنے لوگ حصہ لینے والے ہیں سب حصوں کو جمع کر لیں، پھر جمع شدہ حصوں کو 100 سے تقسیم دے دیں ،اس سے جو کچھ نکلے گا، اس سے ہر حصے کو تقسیم دیں، یہ تقسیم دیتے ہی ہر حصہ پہلے سے کم ہوتا جائے گا، اور سب حصوں کو جمع کریں گے تو وہ 100 پر آجائے گا، بس یہ عول ہو گیا

یہاں بیوی کا حصہ 12.50 دو بیٹیوں کا حصہ 66.66، ہے، باپ کا حصہ 16.66، ماں کا حصہ 16.66 ہے ,اور اس کا مجموعہ 112.48 ہے

،اس 112.48 کو 100 سے تقسیم دیں، وہ 1.1248 ہو جائے گا

یہاں بیوی کا حصہ 12.5 ہے،اس کو، 1.1248 سے تقسیم کریں، تو 12.5 اب 11.12 پر آجائے گا

یہاں پہلی بیٹی کا حصہ 33.33 ہے، اس کو، 1.1248 سے تقسیم کریں، تو 33.33 اب 29.64 پر آجائے گا

یہاں دوسری بیٹی کا حصہ 33.33 ہے، اس کو، 1.1248 سے تقسیم کریں، تو 33.33 اب 29.63 پر آجائے گا

یہاں باپ کا حصہ 16.66 ہے، اس کو، 1.1248 سے تقسیم کریں، تو 16.66 اب 14.81 پر آجائے گا

یہاں ماں کا حصہ 16.66 ہے، اس کو، 1.1248 سے تقسیم کریں، تو 16.66 اب 14.81 پر آجائے گا

اس کا نقشہ یہ ہے

بیوی کا حصہ	12.50 کو	1.1248 سے تقسیم دیا	11.12 پر آگیا
پہلی بیٹی کا حصہ	33.33 کو	1.1248 سے تقسیم دیا	29.63 پر آگیا
دوسری بیٹی کا حصہ	33.33 کو	1.1248 سے تقسیم دیا	29.63 پر آگیا
باپ کا حصہ	16.66 کو	1.1248 سے تقسیم دیا	14.81 پر آگیا
ماں کا حصہ	16.66 کو	1.1248 سے تقسیم دیا	14.81 پر آگیا
پہلے ہوا تھا	112.48	مجموعہ	100 ہو گیا

روپے کی تقسیم

میت کے پاس 35000 روپے ہیں
قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے
یہاں بیوی کو عول کے بعد 100 میں سے 11.12 حصے ملے ہیں ، اب 11.12 سے 350000 روپے میں ضرب دیں تو 3892000 ہوئے، اس 3892000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 38920 ہوا، یہی 38920 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں پہلی بیٹی کو عول کے بعد 100 میں سے 29.63 حصے ملے ہیں ، اب 29.63 سے 350000 روپے میں ضرب دیں تو 10370500 ہوئے، اس 10370500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 103705 ہوا، یہی 103705 روپیہ پہلی بیٹی کا حصہ ہے
یہاں دوسری بیٹی کو عول کے بعد 100 میں سے 29.63 حصے ملے ہیں ، اب 29.63 سے 350000 روپے میں ضرب دیں تو 10370500 ہوئے، اس 10370500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 103705 ہوا، یہی 103705 روپیہ دوسری بیٹی کا حصہ ہے

یہاں باپ کو عول کے بعد 100 میں سے 14.81 حصے ملے ہیں ،اب 14.81 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 5183500 ہوئے ،اس 5183500 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 51835 ہوا، یہی 51835 روپیہ باپ کا حصہ ہے

یہاں ماں کو عول کے بعد 100 میں سے 14.81 حصے ملے ہیں ،اب 14.81 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 5183500 ہوئے ،اس 5183500 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 51835 ہوا، یہی 51835 روپیہ ماں کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیوی کو	12.50 سے گھٹ کر	11.12 ملا	روپئے سے	38920 ملا
پہلی بیٹی کو	33.33 سے گھٹ کر	29.63 ملا	روپئے سے	103705 ملا
دوسری بیٹی کو	33.33 سے گھٹ کر	29.63 ملا	روپئے سے	103705 ملا
باپ کو	16.66 سے گھٹ کر	14.81 ملا	روپئے سے	51835 ملا
ماں کو	16.66 سے گھٹ کر	14.81 ملا	روپئے سے	51835 ملا
	112.48 تھا	100 ہوا	مجموعہ	350000 ہوا

چوتھا ہے۔۔مناسخہ، کا حساب

کیسے بنائیں گے

مناسخہ نسخ سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے، مٹ جانا، یہاں مناسخہ کا مطلب یہ ہے کہ ابھی ایک میت کی وراثت تقسیم بھی نہیں ہوئی ہے، اور دوسرا مر گیا ہے، اب بطن در بطن کئی میت کی وراثت تقسیم کرنے کا نام مناسخہ ہے۔

مناسخہ بناتے وقت ہر وارث کا نام ضرور لکھیں، اس سے روپیہ تقسیم کرنے میں بڑی سہولت ہوگی

مناسخہ بنانے کا آسان طریقہ

سب بطن والے پر چھوڑے ہوئے روپیہ بھی تقسیم کرتے جائیں
مثلا میت نے جو 350000 روپیہ چھوڑا ہے، اس کو زید کے وارثین پر تقسیم کریں
، پھر جو پہلے بطن والے کو روپیہ ملے گا، وہی روپیہ دوسرے بطن والے کو تقسیم کر دیں
پھر جو روپیہ دوسرے بطن والے کو ملا ہے وہی تیسرے بطن والوں پر تقسیم کر دیں
پھر جو روپیہ تیسرے بطن والے کو ملا ہے وہی چوتھے بطن والوں پر تقسیم کر دیں
پھر جو روپیہ چوتھے بطن والے کو ملا ہے وہی پانچویں بطن والوں پر تقسیم کر دیں
اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پہلے بطن والوں کی عدد سو سے آگے نہیں جائے گی
، اور ہمیشہ 100 سے ہی مسئلہ بنائیں
تو مسئلہ بہت آسان ہو جائے گا، اور لمبا حساب کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔
آگے مناسخہ کے طریقے کو غور سے دیکھیں۔

پچھلے زمانے میں پہلے وراثت تقسیم کرتے تھے، اور تمام بطنوں پر وراثت تقسیم کرنے کے بعد بالکل آخیر میں اس کا روپیہ تقسیم کرتے ہیں، اس لئے حساب بہت لمبا ہو جاتا ہے، اور مشکل بھی ہوتا ہے
میری ترتیب میں حساب بہت آسان ہے، اور صرف دس منٹ میں مناسخہ کا پورا حساب ہو جاتا ہے، اور تمام وارثین کو ان کا روپیہ بھی مل جاتا ہے
آپ اس حساب کو کر کے دیکھیں

ا۔مناسخہ کی پہلی مثال

مناسخہ کا سوال

1۔۔پہلا بطن۔۔ شاہد کا انتقال ہوا

اس نے بیوی راشدہ ،بیٹا ساجد، بیٹا احمد، اور بیٹی خدیجہ چھوڑا

اور350000 ،ساڑھے تین لاکھ روپے چھوڑے

2۔۔دوسرا بطن۔۔ ابھی حصہ تقسیم بھی نہیں ہوا تھا کہ بیٹا ساجد کا انتقال ہوا

اس نے ماں راشدہ، بھائی احمد، بہن خدیجہ، بیٹا عبد الرحیم اور بیٹی مریم چھوڑے

3۔۔تیسرا بطن۔۔ ابھی اس کا حصہ بھی تقسیم نہیں ہوا تھا کہ عبد الرحیم کا انتقال ہو گیا

اور اس نے دادی راشدہ، چچا احمد، پھوپھی خدیجہ، بہن مریم، بیٹا عبد الغفور ،اور بیٹی سنجیدہ، اور بیوی سعیدہ چھوڑی

سوال یہ ہے کہ شاہد کے مال میں سے عبد الغفور، اور سنجیدہ کو کتنا ملے گا؟

پہلے بطن کی تقسیم

1۔۔پہلا بطن۔۔ شاہد کا انتقال ہوا

اس نے بیوی راشدہ ،بیٹا ساجد، بیٹا احمد، اور بیٹی خدیجہ چھوڑے

اور 350000 ،ساڑھے تین لاکھ روپے چھوڑے

وراثت کی تقسیم

پہلے 100 میں سے بیوی راشدہ کو آٹھواں حصہ 12.50 دے دیں، اس کے لینے کے بعد 87.50 بچا

یہاں بھی دو بیٹوں کو چار بیٹیاں مان لیں ،اور ایک بیٹی خدیجہ پہلے سے ہیں،تو گویا کہ 5 بیٹیاں ہو گئیں

اب 87.50 میں 5 سے تقسیم دیں،

5) 87.50 (17.5

یہاں پانچوں کو 17.50 ملے۔اب ہر بیٹے کو اس کا دو گنا 35 دے دیں یعنی بیٹا ساجد کو بھی سو میں سے 35 اور بیٹا احمد کو بھی سو میں سے 35 ،اور،اور بیٹی خدیجہ کو ایک گنا یعنی سو میں سے 17.50 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی راشدہ کو	وراثت میں سے	12.5 ملا
	بیٹا ساجد کو	وراثت میں سے	35 ملا
	بیٹا احمد کو	وراثت میں سے	35 ملا
	بیٹی خدیجہ کو	وراثت میں سے	17.50 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت شاہد کے پاس 35000 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی راشدہ کو وراثت میں 100 میں سے 12.5 ملے ہیں، اب 12.5 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 4375000 ہوئے، اس 4375000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 43750 ہوا، یہی 43750 روپیہ بیوی کا حصہ ہے

یہاں بیٹے ساجد کو وراثت میں 100 میں سے 35 ملے ہیں، اب 35 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 12250000 ہوئے، اس 12250000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 122500 ہوا، یہی 122500 روپیہ بیٹا ساجد کا حصہ ہے

یہاں دوسرے بیٹے احمد کو وراثت میں 100 میں سے 35 ملے ہیں، اب 35 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 12250000 ہوئے، اس 12250000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 122500 ہوا، یہی 122500 روپیہ بیٹا احمد کا حصہ ہے

یہاں بیٹی خدیجہ کو وراثت میں 100 میں سے 17.50 ملے ہیں ، اب 17.50 سے 350000 روپئے میں ضرب دیں تو 6125000 ہوئے، اس 6125000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 61250 ہوا، یہی 61250 روپیہ بیٹی خدیجہ کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیوی راشدہ کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپئے سے	43750 ملا
بیٹے ساجد کو	وراثت سے	35 ملا	روپئے سے	122500 ملا
بیٹے احمد کو	وراثت سے	35 ملا	روپئے سے	122500 ملا
بیٹی خدیجہ کو	وراثت سے	17.50 ملا	روپئے سے	61250 ملا
	مجموعہ	100 ہو گیا	مجموعہ	350000 ہو گیا

دوسرے بطن کی تقسیم

2۔۔دوسرا بطن۔۔ ابھی حصہ تقسیم بھی نہیں ہوا تھا کہ بیٹا ساجد کا انتقال ہوا
اس نے ماں راشدہ، بھائی احمد، بہن خدیجہ، بیٹا عبدالرحیم اور بیٹی مریم چھوڑا
اور ساجد کو جو باپ شاہد کی وراثت میں ملی تھی 122500 روپیہ وہ چھوڑے

وراثت کی تقسیم

اصول : یہاں بیٹا عبدالرحیم عصبہ کے طور پر لینے والا موجود ہے اس لئے بھائی احمد، اور بہن خدیجہ کو کچھ نہیں ملے گا، صرف ماں راشدہ کو چھٹا حصہ 16.66 ملے گا، اور باقی مال بیٹا عبدالرحیم اور بیٹی مریم کے درمیان عصبہ کے طور پر تقسیم ہو جائے گا

راشدہ شاہد کی بیوی تھی، پہلے اس کو شاہد کی بیوی کے طور پر 43750 روپیہ ملا تھا، اب اس کو ساجد کی ماں کی حیثیت سے چھٹا حصہ، یعنی سو میں سے 16.66 ملے گا

100 میں سے ماں کو 16.66 دے دیا تو اب 83.34 بچ گیا، یہ ساجد کا بیٹا عبدالرحیم، اور ساجد کی بیٹی مریم کے درمیاں عصبہ کے طور پر تقسیم ہو گا

یہاں بھی ایک بیٹا عبدالرحیم کو دو بیٹیاں مان لیں، اور ایک بیٹی مریم پہلے سے ہیں، تو گویا کہ 3 بیٹیاں ہو گئیں

اب 83.34 کو 3 سے تقسیم دیں،

3) 83.34 (27.78

یہاں تینوں کو 27.78 ملے۔اب بیٹے عبدالرحیم کو اس کا دوگنا 55.56 دے دیں ،اور ساجد کی بیٹی مریم کو ایک گنا یعنی سو میں سے 27.78 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	ماں راشدہ کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
	بیٹا عبدالرحیم کو	وراثت میں سے	55.56 ملا
	بیٹی مریم کو	وراثت میں سے	27.78 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپے کی تقسیم

میت ساجد کے پاس 122500 روپے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپے میں ضرب دیں،اس سے جو نکلے،اس میں 100 سے تقسیم دے دیں،اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں ماں راشدہ کو وراثت میں 100 میں سے 16.66 ملے ہیں ، اب 16.66 سے 122500 روپے میں ضرب دیں تو 2040850 ہوئے ،اس 2040850 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 20408.50 ہوا، یہی 20408.50 روپیہ ماں راشدہ کا حصہ ہے

یہاں بیٹے عبدالرحیم کو وراثت میں 100 میں سے 55.56 ملے ہیں،اب 55.56 سے

122500 روپئے میں ضرب دیں تو 6806100 ہوئے، اس 6806100 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 68061 ہوا، یہی 68061 روپیہ بیٹا عبدالرحیم کا حصہ ہے

یہاں بیٹی مریم کو وراثت میں 100 میں سے 27.78 ملے ہیں، اب 27.78 سے 122500 روپئے میں ضرب دیں تو 3403050 ہوئے، اس 3403050 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 34030.50 ہوا، یہی 34030.50 روپیہ بیٹی مریم کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

ماں راشدہ کو	وراثت سے	16.66 ملا	روپئے سے	20408.50 ملا
بیٹے عبدالرحیم کو	وراثت سے	55.56 ملا	روپئے سے	68061 ملا
بیٹی مریم کو	وراثت سے	27.78 ملا	روپئے سے	34030.50 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	122500 ہوگیا

تیسرے بطن کی تقسیم

3۔۔تیسرا بطن۔۔ ابھی اس کا حصہ بھی تقسیم نہیں ہوا تھا کہ عبد الرحیم کا انتقال ہو گیا اور اس نے دادی راشدہ، چچا احمد، پھوپھی خدیجہ، بہن مریم، بیٹا عبد الغفور ،اور بیٹی سنجیدہ، اور بیوی سعیدہ چھوڑی

اور عبد الرحیم کو اپنے باپ ساجد کے روپئے میں سے 68061 روپیہ ملا ہے

سوال یہ ہے کہ شاہد کے مال میں سے عبد الغفور، اور سنجیدہ کو کتنا ملے گا؟

وراثت کی تقسیم

اصــول: یہاں بیٹا عبد الغفور عصبہ موجود ہے اس لئے چچا احمد، پھوپھی خدیجہ، اور بہن مریم کو کچھ نہیں ملے گا

البتہ دادی راشدہ کو چھٹا ملے گا، کیونکہ ماں نہیں ہے

اور بیوی سعیدہ کو آٹھواں ملے گا، کیونکہ اولاد موجود ہے

ان دونوں کے لینے کے بعد جو باقی بچے گا وہ بیٹا عبد الغفور اور بیٹی سنجیدہ بطور عصبہ تقسیم کریں گے

راشدہ شاہد کی بیوی تھی، پہلے اس کو شاہد کی بیوی کے طور پر 43750 روپیہ ملا تھا، پھر اس کو ساجد کی ماں کی حیثیت سے 20408.50 روپیہ ملا تھا، جس کا مجموعہ 64158.50 روپیہ مل چکا ہے، اب پھر راشدہ کو عبد الرحیم کی دادی کی حیثیت سے چھٹا حصہ یعنی 16.66 ملے گا

100 میں سے دادی راشدہ کو 16.66 دے دیا تو اب 83.34 بچ گیا، یہ بیٹا عبد الغفور، اور بیٹی سنجیدہ، کے درمیاں عصبہ کے طور پر تقسیم ہوگا

یہاں بھی ایک بیٹا عبد الغفور کو دو بیٹیاں مان لیں، اور ایک بیٹی سنجیدہ پہلے سے ہیں، تو گویا کہ 3 بیٹیاں ہو گئیں

اب 83.34 کو 3 سے تقسیم دیں،

3) 83.34 (27.78

یہاں تینوں کو 27.78 ملے۔ اب بیٹے عبد الغفور کو اس کا دوگنا 55.56 دے دیں، اور عبد الرحیم کی بیٹی سنجیدہ کو ایک گنا یعنی سو میں سے 27.78 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	دادی راشدہ کو	وراثت میں سے	16.66 ملا
	بیٹا عبد الغفور کو	وراثت میں سے	55.56 ملا
	بیٹی سنجیدہ کو	وراثت میں سے	27.78 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت عبد الرحیم کے پاس 68061 روپئے ہیں

قاعدہ :۔ روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس

طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں دادی راشدہ کو وراثت میں 100 میں سے 16.66 ملے ہیں ، اب 16.66 سے 68061 روپئے میں ضرب دیں تو 1133896.20 ہوئے ، اس 1133896.20 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 11338.96 ہوا، یہی 11338.96. روپیہ دادی راشدہ کا حصہ ہے

یہاں بیٹے عبد الغفور کو وراثت میں 100 میں سے 55.56 ملے ہیں، اب 55.56 سے 68061 روپئے میں ضرب دیں تو 3781469.10 ہوئے ، اس 3781469.10 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 37814.69. ہوا، یہی 37814.69 روپیہ بیٹا عبد الغفور کا حصہ ہے

یہاں بیٹی سنجیدہ کو وراثت میں 100 میں سے 27.78 ملے ہیں ، اب 27.78 سے 68061 روپئے میں ضرب دیں تو 1890734.50 ہوئے ، اس 1890734.50 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 18907.34. ہوا، یہی 18907.34 روپیہ بیٹی سنجیدہ کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

دادی راشدہ کو	وراثت سے	16.66 ملا	روپئے سے	11338.96 ملا
بیٹے عبد الغفور کو	وراثت سے	55.56 ملا	روپئے سے	37814.70 ملا
بیٹی سنجیدہ کو	وراثت سے	27.78 ملا	روپئے سے	18907.34 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	68061 ہوگیا

شاہد میت کے روپئے میں سے کس وارث کو کتنا ملا

پہلے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا۔اس میں شاہد کا انتقال ہوا ہے

بیوی راشدہ کو	وراثت سے	12.5 ملا	روپئے سے	43750 ملا
بیٹے ساجد کو	وراثت سے	35 ملا	روپئے سے	122500 ملا
بیٹے احمد کو	وراثت سے	35 ملا	روپئے سے	122500 ملا
بیٹی خدیجہ کو	وراثت سے	17.50 ملا	روپئے سے	61250 ملا
	مجموعہ	100 ہو گیا	مجموعہ	350000 ہو گیا

دوسرے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا،اس میں شاہد کا بیٹا ساجد کا انتقال ہوا ہے،

ماں راشدہ کو	وراثت سے	16.66 ملا	روپئے سے	20408.50 ملا
بیٹے عبد الرحیم کو	وراثت سے	55.56 ملا	روپئے سے	68061 ملا
بیٹی مریم کو	وراثت سے	27.78 ملا	روپئے سے	34030.50 ملا
	مجموعہ	100 ہو گیا	مجموعہ	122500 ہو گیا

تیسرے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا۔اس میں ساجد کا بیٹا عبد الرحیم کا انتقال ہوا ہے

دادی راشدہ کو	وراثت سے	16.66 ملا	روپئے سے	11338.96 ملا
بیٹے عبد الغفور کو	وراثت سے	55.56 ملا	روپئے سے	37814.70 ملا
بیٹی سنجیدہ کو	وراثت سے	27.78 ملا	روپئے سے	18907.34 ملا
	مجموعہ	100 ہو گیا	مجموعہ	68061 ہو گیا

شاہد کے 350000 روپئے میں سب وارثوں کا حصہ ایک نظر میں یہ ہے

پہلے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا۔۔اس میں شاہد کا انتقال ہوا ہے

ا	شوہر شاہد سے بیوی راشدہ کو	43750 ملا
	باپ شاہد سے بیٹے ساجد کو	122500 ملا
	باپ شاہد سے بیٹے احمد کو	122500 ملا
	باپ شاہد سے بیٹی خدیجہ کو	61250 ملا
		350000 ہوگیا

دوسرے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا۔۔اس میں شاہد کا بیٹا ساجد کا انتقال ہوا ہے،

ا	بیٹا ساجد سے ماں راشدہ کو	20408.50 ملا
	باپ ساجد سے بیٹے عبد الرحیم کو	68061 ملا
	باپ ساجد سے بیٹی مریم کو	34030.50 ملا
		122500 ہوگیا

تیسرے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا۔۔اس میں ساجد کا بیٹا عبد الرحیم کا انتقال ہوا ہے

ا	پوتا عبد الرحیم سے دادی راشدہ کو	11338.96 ملا
	باپ عبد الرحیم سے بیٹے عبد الغفور کو	37814.70 ملا
	باپ عبد الرحیم سے بیٹی سنجیدہ کو	18907.34 ملا
		68061 ہوگیا

اور سب کا مجموعہ 350000 روپیہ ہوا

نوٹ: راشدہ کو شوہر، بیٹا، اور پوتا، تین جگہوں سے روپئے ملے ہیں، اس کی تفصیل یہ ہے

بیوی راشدہ کو شوہر شاہد سے 43750 ملا

ماں راشدہ کو بیٹے ساجد سے 20408.50 ملا

دادی راشدہ کو پوتے عبد الرحیم سے 11338.96 ملا

راشدہ کا مجموعہ روپیہ 75497.46 ہوا

۲۔مناسخہ کی دوسری مثال

مناسخہ کا سوال

1۔۔پہلا بطن۔۔محمود کا انتقال ہوا، اس کی اولاد نہیں تھی

اس نے بیوی فاطمہ ، بھائی احمد، دوسرا بھائی ابراہیم ، اور بہن آمینہ چھوڑی

اور اوراس نے 1685000 سولہ لاکھ پچاسی ہزار رپئے چھوڑے

2۔۔دوسرا بطن۔۔

ا۔۔۔بیوی فاطمہ کا انتقال ہوا

اس نے دو بھائی۔ ا۔بھائی راشد، ۲۔بھائی خالد، چھوڑے،

اور ایک بہن ساجدہ چھوڑی

۲۔۔۔بھائی احمد کا انتقال ہوا

اس نے بیوی گلیہ چھوڑی،

اوردو بیٹے ، ا۔نعیم ۲۔سلیم چھوڑے

اوردو بیٹیاں ا۔میمونہ ۲۔صالحہ چھوڑیں

۳۔۔۔بھائی ابراہیم کا انتقال ہوا
اس نے بیوی ساجدہ چھوڑی،
اور تین بیٹے، ا۔لقمان ۲۔فیضان ۳۔عمران چھوڑے
اور ایک بیٹی مریم چھوڑی

۴۔۔۔ بہن امینہ کا انتقال ہوا
اس نے ایک بیٹا جلیل چھوڑا
اور دو بیٹیاں ا۔صابرہ ۲۔ماہرہ چھوڑیں

تیسرا بطن
ابراہیم کا بیٹا لقمان کا انتقال ہوا
اس نے دو بیٹیاں ماہرہ، اور صدیقہ چھوڑیں،
اب بتائے کہ ان سب کو محمود کے روپئے میں سے کتنا کتنا حصہ ملے گا

پہلے بطن کی تقسیم

1۔۔پہلا بطن۔۔ ۔محمود کا انتقال ہوا،اس کی اولاد نہیں تھی
اس نے بیوی فاطمہ ،بھائی احمد، دوسرا بھائی ابراہیم ، اور بہن آمینہ چھوڑی
اور اوراس نے 1685000 سولہ لاکھ پچاسی ہزار روپے چھوڑے

وراثت کی تقسیم

یہاں اولاد نہیں ہے اس لئے بیوی فاطمہ کو چوتھائی حصہ یعنی سو میں سے 25 ملے گا
بیوی فاطمہ کو 25 دیا تو باقی 75 رہا، یہ 75 بھائی اور بہن میں تقسیم ہوگا
یہاں بھی دو بھائی کو دو دو بہنیں مان لیں،تو گویا کہ چار بہنیں یہ ہوئیں،اور ایک بہن امینہ پہلے سے ہے تو گویا کہ 5 بہنیں ہوگئیں
اب 75 میں 5 سے تقسیم دیں،

5) 75 (15

یہاں پانچوں کو 15 ملے۔اب ہر بھائی کو اس کا دوگنا 30 دے دیں یعنی بھائی احمد کو بھی سو میں سے 30 اور بھائی ابراہیم کو بھی سو میں سے 30 ،اور،اور بیٹی خدیجہ کو ایک گنا یعنی سو میں سے 15 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی فاطمہ کو	وراثت میں سے	25 ملا
	بھائی احمد کو	وراثت میں سے	30 ملا
	بھائی ابراہیم کو	وراثت میں سے	30 ملا
	بہن امینہ کو	وراثت میں سے	15 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپے کی تقسیم

میت محمود کے پاس 1685000 روپے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس طریقہ کار سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی فاطمہ کو وراثت میں 100 میں سے 25 ملے ہیں، اب 25 سے 1685000 روپے میں ضرب دیں تو 42125000 ہوئے، اس 42125000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 421250 ہوا، یہی 421250 روپیہ بیوی فاطمہ کا حصہ ہے

یہاں بھائی احمد کو وراثت میں 100 میں سے 30 ملے ہیں، اب 30 سے 1685000 روپے میں ضرب دیں تو 50550000 ہوئے، اس 50550000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 505500 ہوا، یہی 505500 روپیہ بھائی احمد کا حصہ ہے

یہاں بھائی ابراہیم کو وراثت میں 100 میں سے 30 ملے ہیں، اب 30 سے 1685000 روپئے میں ضرب دیں تو 50550000 ہوئے، اس 50550000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 505500 ہوا، یہی 505500 روپیہ بھائی ابراہیم کا حصہ ہے

یہاں بہن امینہ کو وراثت میں 100 میں سے 15 ملے ہیں، اب 15 سے 1685000 روپئے میں ضرب دیں تو 25275000 ہوئے، اس 25275000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 252750 ہوا، یہی 252750 روپیہ بہن امینہ کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیوی فاطمہ کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	421250 ملا
بھائی احمد کو	وراثت سے	30 ملا	روپئے سے	505500 ملا
بھائی ابراہیم کو	وراثت سے	30 ملا	روپئے سے	505500 ملا
بہن امینہ کو	وراثت سے	15 ملا	روپئے سے	252750 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	1685000 ہوگیا

دوسرے بطن کی تقسیم

دوسرے بطن میں چار آدمیوں کی وراثت تقسیم ہوگی، اس کی تفصیل لمبی ہے، اور آگے آرہی ہے

2۔۔دوسرے بطن میں ۔ا۔ بیوی فاطمہ کا انتقال ہوا

اس نے ا۔ بھائی راشد، ۲۔ بھائی خالد، اور ایک بہن ساجدہ چھوڑی

اور ان کو شوہر محمود کے روپئے میں جو وراثت ملی ہے، وہ 421250 روپیہ ہے

وراثت کی تقسیم

یہاں فاطمہ کو اولاد نہیں ہے اس لئے ان کا اسارا روپیہ دو بھائیوں اور ایک بہن میں تقسیم ہوگا

یہاں بھی دو بھائی کو دو دو بہنیں مان لیں، تو گویا کہ چار بہنیں یہ ہوئیں، اور ایک بہن ساجدہ پہلے سے ہے تو گویا کہ 5 بہنیں ہوگئیں

اب 100 میں 5 سے تقسیم دیں،

5) 100 (20

یہاں پانچوں کو 20 ملے۔اب ہر بھائی کو اس کا دوگنا 40 دے دیں یعنی بھائی راشد کو بھی سو میں سے 40 اور بھائی خالد کو بھی سو میں سے 40 ،اور، اور بیٹی ساجدہ کو ایک گنا یعنی سو میں سے 20 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	بھائی راشد کو	وراثت میں سے	40 ملا
	بھائی خالد کو	وراثت میں سے	40 ملا
	بہن ساجدہ کو	وراثت میں سے	20 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت فاطمہ کے پاس 421250 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بھائی راشد کو وراثت میں 100 میں سے 40 ملے ہیں، اب 40 سے 421250 روپئے میں ضرب دیں تو 16850000 ہوئے، اس 16850000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 168500 ہوا، یہی 168500 روپیہ بھائی راشد کا حصہ ہے

یہاں بھائی خالد کو وراثت میں 100 میں سے 40 ملے ہیں، اب 40 سے 421250 روپئے میں ضرب دیں تو 16850000 ہوئے، اس 16850000 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 168500 ہوا، یہی 168500 روپیہ بھائی خالد کا حصہ ہے

یہاں بہن ساجدہ کو وراثت میں 100 میں سے 20 ملے ہیں، اب 20 سے 421250 روپئے میں ضرب دیں تو 8425000 ہوئے، اس 8425000 کو 100 سے تقسیم کردیں تو 84250 ہوا، یہی 84250 روپیہ بہن ساجدہ کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بھائی راشد کو	وراثت سے	40 ملا	روپئے سے	168500 ملا
بھائی خالد کو	وراثت سے	40 ملا	روپئے سے	168500 ملا
بہن ساجدہ کو	وراثت سے	20 ملا	روپئے سے	84250 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	421250 ہوگیا

2۔۔دوسرے بطن میں ۲۔بھائی احمد کا انتقال ہوا

۲۔۔۔بھائی احمد کا انتقال ہوا

اس نے بیوی گلیہ چھوڑی،

اوردو بیٹے ، ا۔نعیم ۲۔سلیم اوردو بیٹیاں ا۔میمونہ ۲۔صالحہ چھوڑیں

اور ان کو باپ محمود کے روپئے میں جو وراثت ملی ہے،وہ 505500 روپیہ ہے

وراثت کی تقسیم

یہاں اولاد ہےاس لئے بیوی گلیہ کو آٹھواں حصہ یعنی سو میں سے 12.50 ملے گا

بیوی گلیہ کو 12.50 دیا تو باقی 87.50 رہا،یہ 87.50 دو بیٹےاوردو بیٹیوں میں تقسیم ہوگا

یہاں بھی دو بیٹوں کو دو دو بیٹیاں مان لیں،تو گویا کہ چار بیٹیاں ہوئیں،اوردو بیٹیاں پہلے سے ہے تو گویا کہ 6 بیٹیاں ہوگئیں

اب 87.50 میں 6 سے تقسیم دیں،

اس کا حساب اس طرح ہوگا

6) 87.50 (14.58

یہاں چھ کو 14.58 ملے۔اب ہر بیٹے کو اس کا دوگنا 29.16 دے دیں یعنی بیٹا نعیم کو سو میں سے 29.16 اور بیٹا سلیم کو بھی سو میں 29.16 ملے گا،اور بیٹی میمونہ کو ایک گنا یعنی سو میں سے 29.16 ،اور بیٹی صالحہ کو 29.16 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی گلیہ کو	وراثت میں سے	12.50 ملا
	بیٹا نعیم کو	وراثت میں سے	29.16 ملا
	بیٹا سلیم کو	وراثت میں سے	29.16 ملا
	بیٹی میمونہ کو	وراثت میں سے	14.59 ملا
	بیٹی صالحہ کو	وراثت میں سے	14.59 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت احمد کے پاس 505500 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 505500 میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی گلیہ کو وراثت میں 100 میں سے 12.50 ملے ہیں، اب 12.50 سے 505500 روپئے میں ضرب دیں تو 6318750 ہوئے، اس 6318750 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 63187.50 ہوا، یہی 63187.50 روپیہ بیوی گلیہ کا حصہ ہے

یہاں بیٹا نعیم کو وراثت میں 100 میں سے 29.16 ملے ہیں، اب 29.16 سے 505500 روپئے میں ضرب دیں تو 14740380 ہوئے، اس 14740380 کو 100 سے تقسیم کر دیں

تو 147403.80 ہوا، یہی 147403.80 روپیہ بیٹا نعیم کا حصہ ہے

یہاں بیٹا سلیم کو وراثت میں 100 میں سے 29.16 ملے ہیں، اب 29.16 سے 505500 روپۓ میں ضرب دیں تو 14740380 ہوئے، اس 14740380 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 147403.80 ہوا، یہی 147403.80 روپیہ بیٹا سلیم کا حصہ ہے

یہاں بیٹی میمونہ کو وراثت میں 100 میں سے 14.59 ملے ہیں، اب 14.59 سے 505500 روپۓ میں ضرب دیں تو 7375245 ہوئے، اس 7375245 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 73752.45 ہوا، یہی 73752.45 روپیہ بیٹی میمونہ کا حصہ ہے

یہاں بیٹی صالحہ کو وراثت میں 100 میں سے 14.59 ملے ہیں، اب 14.59 سے 505500 روپۓ میں ضرب دیں تو 7375245 ہوئے، اس 7375245 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 73752.45 ہوا، یہی 73752.45 روپیہ بیٹی صالحہ کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیوی گلیہ کو	وراثت سے	12.50 ملا	روپۓ سے	63187.50 ملا
بیٹا نعیم کو	وراثت سے	29.16 ملا	روپۓ سے	147403.80 ملا
بیٹا سلیم کو	وراثت سے	29.16 ملا	روپۓ سے	147403.80 ملا
بیٹی میمونہ کو	وراثت سے	14. 59 ملا	روپۓ سے	73752.45 ملا
بیٹی صالحہ کو	وراثت سے	14.59 ملا	روپۓ سے	73752.45 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	505500 ہوگیا

2۔۔دوسرے بطن میں ۳۔بھائی ابراہیم کا انتقال ہوا

دوسرے بطن میں ۔۔ ۳۔۔۔ بھائی ابراہیم کا انتقال ہوا
اس نے بیوی ساجدہ چھوڑی،
اور تین بیٹے، ا۔لقمان ۲۔فیضان ۳۔عمران چھوڑے،اورایک بیٹی مریم چھوڑی
اور ان کو باپ محمود کے روپئے میں جو وراثت ملی ہے،وہ 505500 روپیہ ہے

وراثت کی تقسیم

یہاں اولاد ہے اس لئے بیوی ساجدہ کو آٹھواں حصہ یعنی سو میں سے 12.50 ملے گا
بیوی گلیہ کو 12.50 دیا تو باقی 87.50 رہا، یہ 87.50 دو بیٹے اور دو بیٹیوں میں تقسیم ہوگا
یہاں بھی تین بیٹوں کو دو دو بیٹیاں مان لیں، تو گویا کہ یہ چھ بیٹیاں ہوئیں، اور ایک بیٹی پہلے سے ہے
تو گویا کہ 7 بیٹیاں ہوگئیں
اب 87.50 میں 7 سے تقسیم دیں،
اس کا حساب اس طرح ہوگا

7) 87.50 (12.50

یہاں ساتوں کو 12.50 ملے۔اب ہر بیٹے کو اس کا دوگنا 25 دے دیں یعنی بیٹا لقمان کو سو میں سے 25 اور بیٹا فیضان کو بھی سو میں 25 ملے گا، اور بیٹا عمران کو بھی سو میں 25 ملے گا اور بیٹی مریم کو ایک گنا یعنی سو میں سے 12.50 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیوی ساجدہ کو	وراثت میں سے	12.50 ملا
	بیٹا لقمان کو	وراثت میں سے	25 ملا
	بیٹا فیضان کو	وراثت میں سے	25 ملا
	بیٹا عمران کو	وراثت میں سے	25 ملا
	بیٹی مریم کو	وراثت میں سے	12.50 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت ابراہیم کے پاس 505500 روپئے ہیں

قاعدہ :۔روپیہ تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کو وراثت میں جتنا حصہ ملا ہے اس سے میت کے چھوڑے ہوئے روپئے، مثلا 505500 میں ضرب دیں، اس سے جو نکلے، اس میں 100 سے تقسیم دے دیں، اس سے ہر حصہ لینے والے کو جتنا جتنا روپیہ ملنا چاہئے تھا وہ روپیہ مل جائے گا

حساب کا طریقہ یہ ہے

یہاں بیوی ساجدہ کو وراثت میں 100 میں سے 12.50 ملے ہیں، اب 12.50 سے 505500 روپئے میں ضرب دیں تو 6318750 ہوئے، اس 6318750 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 63187.50 ہوا، یہی 63187.50 روپیہ بیوی ساجدہ کا حصہ ہے

یہاں بیٹا لقمان کو وراثت میں 100 میں سے 25 ملے ہیں، اب 25 سے 505500 روپئے میں ضرب دیں تو 12637500 ہوئے، اس 12637500 کو 100 سے تقسیم کر

دیں تو 126375 ہوا، یہی 126375 روپیہ بیٹا لقمان کا حصہ ہے

یہاں بیٹا فیضان کو وراثت میں 100 میں سے 25 ملے ہیں، اب 25 سے 505500 روپۓ میں ضرب دیں تو 12637500 ہوئے، اس 12637500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 126375 ہوا، یہی 126375 روپیہ بیٹا فیضان کا حصہ ہے

یہاں بیٹا عمران کو وراثت میں 100 میں سے 25 ملے ہیں، اب 25 سے 505500 روپۓ میں ضرب دیں تو 12637500 ہوئے، اس 12637500 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 126375 ہوا، یہی 126375 روپیہ بیٹا عمران کا حصہ ہے

یہاں بیٹی مریم کو وراثت میں 100 میں سے 12.50 ملے ہیں، اب 12.50 سے 505500 روپۓ میں ضرب دیں تو 6318750 ہوئے، اس 6318750 کو 100 سے تقسیم کر دیں تو 63187.50 ہوا، یہی 63187.50 روپیہ بیٹی مریم کا حصہ ہے

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیوی ساجدہ کو	وراثت سے	12.50 ملا	روپۓ سے	63187.50 ملا
بیٹا لقمان کو	وراثت سے	25 ملا	روپۓ سے	126375 ملا
بیٹا فیضان کو	وراثت سے	25 ملا	روپۓ سے	126375 ملا
بیٹا عمران کو	وراثت سے	25 ملا	روپۓ سے	126375 ملا
بیٹی مریم کو	وراثت سے	12.50 ملا	روپۓ سے	63187.50 ملا
	مجموعہ	100 ہو گیا	مجموعہ	505500 ہو گیا

2۔۔دوسرے بطن میں ۴۔بہن امینہ کا انتقال ہوا

دوسرے بطن میں ۔۔ ۴۔۔۔ بہن امینہ کا انتقال ہوا

اس نے ایک بیٹا جلیل چھوڑا اور دو بیٹیاں ا۔صابرہ ۲۔ماہرہ چھوڑیں

اور ان کو باپ محمود کے روپئے میں جو وراثت ملی ہے، وہ 252750 روپیہ ہے

وراثت کی تقسیم

یہاں بھی ایک بیٹے دو بیٹیاں مان لیں، اور دو بیٹیاں پہلے سے ہیں تو گویا کہ 4 بیٹیاں ہو گئیں

یہاں بیٹا اور بیٹی کے علاوہ کوئی لینے والا نہیں ہے اس لئے 100 کو 4 سے تقسیم دے دیں

اس کا حساب اس طرح ہوگا

4) 100 (25

یہاں چاروں کو 25 ملے۔اب بیٹے کو اس کا دوگنا 50 دے دیں یعنی بیٹا جلیل کو سو میں سے 50 روپیہ دے دیں اور بیٹی صابرہ کو ایک گنا یعنی سو میں سے 25 دے دیں اور بیٹی ماہرہ کو ایک گنا یعنی سو میں سے 25 دے دیں

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیٹا جلیل کو	وراثت میں سے	50 ملا
	بیٹی صابرہ کو	وراثت میں سے	25 ملا
	بیٹی ماہرہ کو	وراثت میں سے	25 ملا
		مجموعہ	100 ہو گیا

روپئے کی تقسیم

میت امینہ کے پاس 252750 روپئے ہیں

یہاں چونکہ بیٹا اور بیٹی کے علاوہ کوئی لینے والا نہیں ہے، اس لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ بیٹے جلیل کو پورے مال 252750 کا آدھا دے دیں، اور باقی آدھے میں چوتھائی چوتھائی دونوں بیٹیوں کو دیں دیں

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پورے روپئے کو 4 سے تقسیم کر دیں، اور بیٹے کو اس کا دو گنا دے دیں، اور بیٹی کو اس کا ایک گنا دیں، حساب آسان ہو جائے گا

اس کا حساب اس طرح ہوگا

4) 252750 (63187.50

گویا کہ چاروں کے حصے میں 63187.50 روپیہ آیا، یہ ہر ایک بہن کے حصے میں ہوگا، اور اس کا دو گنا 126375 روپیہ بھائی کے حصے میں آئے گا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیٹا جلیل کو	وراثت سے	50 ملا	روپئے سے	126375 ملا
بیٹی صابرہ کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	63187.50 ملا
بیٹی ماہرہ کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	63187.50 ملا
	مجموعہ	100 ہو گیا	مجموعہ	252750 ہو گیا

تیسرے بطن کی تقسیم

تیسرا بطن

۳۔ابراہیم کا بیٹا لقمان کا انتقال ہوا

اس نے دو بیٹیاں ماہرہ، اور صدیقہ چھوڑیں،

اور ان کو اپنے باپ ابراہیم کے روپئے میں جو وراثت ملی ہے، وہ 126375 روپیہ ہے

وراثت کی تقسیم

یہاں لینے والا کوئی نہیں ہے صرف دو بیٹیاں ہی ہیں، اس لئے پہلے دونوں بیٹیوں کو دو تہائی، یعنی 66.66 دی جائے گی، باقی جو ایک تہائی یعنی سو میں سے 33.33 رہ جائے گا اس میں سے بھی آدھا آدھا یعنی 16.66 دونوں پر رد ہو جائے گا، اور دونوں حصے مل کر کے ماہرہ کو بھی 50 مل جائے گا اور بیٹی صدیقہ کو بھی 50 مل جائے گا

اس کا نقشہ یہ ہے

	بیٹی ماہرہ کو	وراثت میں سے	33.34 ملا
		رد سے	16.66 ملا
		مجموعہ	50 ہوگیا
	بیٹی صدیقہ کو	وراثت میں سے	33.34 ملا
		رد سے	16.66 ملا
		مجموعہ	50 ہوگیا
		مجموعہ	100 ہوگیا

روپئے کی تقسیم

میت لقمان کے پاس 126375 روپئے ہیں

یہاں دونوں بیٹیوں کو وراثت اور رد کے بعد آدھا آدھا حصہ ملا ہے اس لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ میت کا جو 126375 روپیہ ہے اس کو آدھا آدھا کر کے دونوں بیٹیوں کو دے دیں

اس کا حساب اس طرح ہوگا

2) 126375 (63187.50

اب بیٹی ماہرہ کو بھی اپنے باپ کے روپئے میں 63187.50 ملے گا، اور بیٹی صدیقہ کو بھی اپنے باپ کے روپئے میں 63187.50 روپیہ ملے گا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیٹی ماہرہ کو	وراثت سے	33.34 ملا	روپئے سے	
	رد سے	16.66 ملا	روپئے سے	
	مجموعہ	50 ہوگیا	روپئے سے	63187.50 ملا
بیٹی صدیقہ کو	وراثت سے	33.34 ملا	روپئے سے	
	رد سے	16.66 ملا	روپئے سے	
	مجموعہ	50 ہوگیا	مجموعہ	63187.50 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا		126375 ہوگیا

میت محمود کے روپئے میں سے کس وارث کو کتنا ملا

پہلے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا۔۔اس میں محمود کا انتقال ہوا ہے اور 1685000 روپیہ چھوڑا اس کا نقشہ اس طرح ہے

۱	بیوی فاطمہ کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	421250 ملا
۲	بھائی احمد کو	وراثت سے	30 ملا	روپئے سے	505500 ملا
۳	بھائی ابراہیم کو	وراثت سے	30 ملا	روپئے سے	505500 ملا
۴	بہن امینہ کو	وراثت سے	15 ملا	روپئے سے	252750 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	1685000 ہوگیا

دوسرے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا

دوسرے بطن میں 4 آدمی ہیں، اور ہر ایک کے الگ الگ وارثین ہیں

۱۔اس میں بیوی فاطمہ کا انتقال ہوا ہے اور 421250 روپیہ چھوڑا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بھائی راشد کو	وراثت سے	40 ملا	روپئے سے	168500 ملا
	بھائی خالد کو	وراثت سے	40 ملا	روپئے سے	168500 ملا
	بہن ساجدہ کو	وراثت سے	20 ملا	روپئے سے	84250 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	421250 ہوگیا

۲۔اس میں بھائی احمد کا انتقال ہوا ہے اور 505500 روپیہ چھوڑا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

	بیوی گلیہ کو	وراثت سے	12.50 ملا	روپئے سے	63187.50 ملا
	بیٹا نعیم کو	وراثت سے	29.16 ملا	روپئے سے	147403.80 ملا
	بیٹا سلیم کو	وراثت سے	29.16 ملا	روپئے سے	147403.80 ملا
	بیٹی میمونہ کو	وراثت سے	14. 59 ملا	روپئے سے	73752.45 ملا
	بیٹی صالحہ کو	وراثت سے	14.59 ملا	روپئے سے	73752.45 ملا
		مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	505500 ہوگیا

۳۔اس میں بھائی ابراہیم کا انتقال ہواہے اور 505500 روپیہ چھوڑا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیوی ساجدہ کو	وراثت سے	12.50 ملا	روپئے سے	63187.50 ملا
بیٹا لقمان کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	126375 ملا
بیٹا فیضان کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	126375 ملا
بیٹا عمران کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	126375 ملا
بیٹی مریم کو	وراثت سے	12.50 ملا	روپئے سے	63187.50 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	505500 ہوگیا

۴۔اس میں بہن امینہ کا انتقال ہواہے اور 252750 روپیہ چھوڑا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیٹا جلیل کو	وراثت سے	50 ملا	روپئے سے	126375 ملا
بیٹی صابرہ کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	63187.50 ملا
بیٹی ماہرہ کو	وراثت سے	25 ملا	روپئے سے	63187.50 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	252750 ہوگیا

تیسرے بطن میں کس کو کتنا روپیہ ملا

۔ا۔اس میں ا۔ابراہیم کا بیٹا لقمان کا انتقال ہوا ہے اور 126375 روپیہ چھوڑا

اس کا نقشہ اس طرح ہے

بیٹی ماہرہ کو	وراثت سے	50 ہوگیا	روپئے سے	63187.50 ملا
بیٹی صدیقہ کو	رد سے	50 ہوگیا	روپئے سے	63187.50 ملا
	مجموعہ	100 ہوگیا	مجموعہ	126375 ہوگیا

مرحوم محمود کے

1685000 روپیوں میں سب وارثوں کا حصہ ایک نظر میں یہ ہے

دوسرے بطن میں کس کو کتنا ملا

۱	بہن فاطمہ سے بھائی راشد کو	168500 ملا
	بہن فاطمہ سے بھائی خالد کو	168500 ملا
	بہن فاطمہ سے بہن ساجدہ کو	84250 ملا
		421250 ہو گیا

۲	شوہر احمد سے بیوی گلیہ کو	63187.50 ملا
	باپ احمد سے بیٹا نعیم کو	147403.80 ملا
	باپ احمد سے بیٹا سلیم کو	147403.80 ملا
	باپ احمد سے بیٹی میمونہ کو	73752.45 ملا
	باپ احمد سے بیٹی صالحہ کو	73752.45 ملا
		505500 ہو گیا

۳	شوہر ابراہیم سے بیوی ساجدہ کو	63187.50 ملا
	باپ ابراہیم سے بیٹا لقمان کو	126375 ملا
	باپ ابراہیم سے بیٹا فیضان کو	126375 ملا
	باپ ابراہیم سے بیٹا عمران کو	126375 ملا
	باپ ابراہیم سے بیٹی مریم کو	63187.50 ملا
		505500 ہو گیا

۴	ماں امینہ سے بیٹا جلیل کو	126375 ملا
	ماں امینہ سے بیٹی صابرہ کو	63187.50 ملا
	ماں امینہ سے بیٹی ماہرہ کو	63187.50 ملا
		252750 ہو گیا

تیسرے بطن میں کس کو کتنا ملا

	باپ لقمان سے بیٹی ماہرہ کو	63187.50 ملا
	باپ لقمان سے بیٹی صدیقہ کو	63187.50 ملا
		126375 ہو گیا

اور ان تمام کا مجموعہ 1685000 روپیہ ہوا

سراجی کا چھوٹا ہوا حصہ

سراجی میں جو وارثین کے حصے بیان کئے ہیں، ان میں سے اکثر کا ذکر پہلے احوال وارثین میں کر چکا ہوں۔لیکن کچھ باقی رہ گئے ہیں، انکو یہاں ذکر کر رہا ہوں تا کہ کبھی انکی ضرورت پڑ جائے تو یہاں سے معلوم کر کے وراثت تقسیم کر لیں

۔۔ ان حصہ لینے والوں میں سے تیسرا ماں شریک بھائی ہے

3۔۔ ماں شریک بھائی کی حالتیں : 3 ہیں۔

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے ملیں گے
1	ایک بھائی ہو یا ایک بہن ہو	چھٹا حصہ 16.66
2	بھائی بہن دونوں ہوں یا دو بھائی یا دو بہن ہوں	تہائی حصہ 33.33
3	بیٹا یا پوتا یا باپ یا دادا ہو	ساقط ہو جائیں گے×

5۔۔ ان حصہ لینے والوں میں سے پانچواں باپ شریک بہن ہے

5۔۔ باپ شریک بہنوں کی حالتیں : 10 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے ملیں گے
1	اگر صرف ایک بہن ہو	آدھا ملے گا50
2	دو بہنیں ہوں اور حقیقی بہنیں نہ ہوں	دو تہائی ملے گا66.66
3	اگر ایک حقیقی بہن ہو	چھٹا حصہ ملے گا16.66
4	اگر دو حقیقی بہنیں ہوں	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×
5	دو حقیقی بہنوں کے علاوہ باپ شریک بھائی ہو	مابقی للذکر مثل حظ الانثیین
6	دو بیٹیاں یا اس سے زیادہ ہوں	بطور عصبہ باقی 33.33
7	جب دو یا اس سے زیادہ پوتیان ہوں	بطور عصبہ باقی 33.33
8	بیٹا یا پوتا موجود ہو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×
9	جب باپ یا دادا موجود ہو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×
10	حقیقی بھائی موجود ہو	ساقط، کچھ نہیں ملے گا×

6۔۔ ان حصہ لینے والوں میں سے چھٹی ماں شریک بہن ہے ان کی حالتیں : 3 ہیں

نمبر	کس حال میں کتنا ملے گا	کتنے حصے ملیں گے
1	اگر ایک بہن ہو	چھٹا حصہ ملے گا 16.66
2	اگر ایک بھائی یا ایک بہن سے زیادہ ہوں	تہائی میں شرکت 33.33
3	انکی اکثر حالتیں حقیقی بہن کی طرح ہیں	

عصبات کی تفصیلات

عصبہ کس کو کہتے ہیں

ذوی الفروض، یعنی حصہ داروں کے حصہ لینے کے بعد جو مال بچ جائے، اس مال کو جو لینے والا ہوتا ہے، اس کو، عصبہ، کہتے ہیں

عصبہ کی تین قسمیں ہیں

1۔۔ پہلا ہے عصبہ بنفسہ۔

جو خود عصبہ بنتا ہو، جیسے بیٹا خود عصبہ ہے اس کو، عصبہ بنفسہ، کہتے ہیں۔

2۔۔ دوسرا ہے ،عصبہ بغیرہ،

یعنی جو خود عصبہ نہیں ہے لیکن غیر کی وجہ سے عصبہ بنتا ہے، اس کو عصبہ بغیرہ، کہتے ہیں، جیسے بیٹی خود عصبہ نہیں ہے، بلکہ حسہ لینے والی ہوتی ہے، لیکن بیٹے کی وجہ سے عصبہ بنتی ہے، اس لئے بیٹی عصبہ بغیرہ ہے

3۔۔ تیسرا ہے، عصبہ مع غیرہ،

جو دوسروں کے ساتھ عصبہ بنتی ہے، جیسے بیٹی کے ساتھ ماں باپ شریک بہن عصبہ بنتی ہے اس کو، عصبہ مع غیرہ، کہتے ہیں۔

4۔۔ چوتھا ہے ,عصبہ من جھۃ السبب

آقا غلام کو آزاد کرتا ہے، اگر غلام کا کوئی وارث نہ ہو تو یہ غلام کا مال عصبہ کے طور پر آقا کو ملتا ہے، اس کو ,عصبہ من جھۃ السبب ، کہتے ہیں۔ کیونکہ آزاد کرنے کی وجہ سے آقا عصبہ بنا ہے

نوٹ: عصبہ بنفسہ کا ذکر پہلے آچکا ہے اس لئے اس کو یہاں ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔

عصبہ بغیرہ ،یعنی جو دوسرے کی وجہ سے عصبہ ہوتا ہے وہ 4 ہیں

	غیر کی وجہ سے عصبہ بنی ہے	کتنے حصے ملیں گے
1	بیٹی جبکہ بیٹا ساتھ ہو	33.33
2	پوتی جبکہ پوتا ساتھ ہو	33.33
3	حقیقی بہن جبکہ بھائی ساتھ ہو	33.33
4	باپ شریک بہن جبکہ بھائی ساتھ ہو	33.33

عصبہ مع غیرہ ، یعنی جو دوسرے کے ساتھ ہو کر عصبہ ہوتا ہے وہ 4 ہیں

	غیر کے ساتھ عصبہ بنی ہے
1	بیٹی کے لینے کے بعد، ماں باپ شریک بہن کو ملے گا
2	بیٹی کے لینے کے، باپ شریک بہن کو ملے گا
3	پوتی کے لینے کے بعد، ماں باپ شریک بہن کو ملے گا
4	پوتی کے لینے کے بعد، باپ شریک بہن کو ملے گا

عصبہ من جھۃ السبب ،یعنی جو آزاد کرنے کی وجہ سے عصبہ ہوتا ہے وہ ۔2 ہیں

	آزاد کرنے کی وجہ سے عصبہ بنا ہے۔
1	آزاد کرنے والا آقا
2	آزاد کرنے والی سیدہ

ذوی الارحام کیا ہیں

یہ لوگ ذوی الفروض بھی نہیں ہیں اور عصبات بھی نہیں ہیں، یہ لوگ صرف رشتہ دار ہوتے ہیں، اور ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی لینے والا نہ ہو تو پھر ذوی الارحام کو وراثت دی جاتی ہے۔

یہ اس ترتیب کے ساتھ وارث بنیں گے۔ پہلے کو پہلے ملے گا، پہلا نہیں ہوگا تب دوسرے کو ملے گا

کس درجے کے ذوی الارحام ہیں	میت کی رشتہ داری کیا ہے
1: پہلے درجے کے ذوی الارحام میت کا جز ہے اسی طرح۔۔میت کے جز کا جز ہے	نواسا نواسی۔۔بیٹی کی اولاد ہے بیٹے کی نواسا، نواسی۔ بیٹے کی بیٹی کی اولاد

2: دوسرے درجے کے ذوی الارحام۔ میت کی اصل	نانا۔نانی۔۔ماں کا باپ، اور ماں

3: تیسرے درجے کے ذوی الارحام اسی طرح۔۔میت کے اصل کی اولاد	بھانجا، بھانجی۔۔میت کے باپ کی بیٹی کی اولاد بھتیجی۔۔میت کے باپ کے بیٹے کی اولاد اخیافی بھتیجا، بھتیجی۔میت کے باپ کے بیٹے کی اولاد

4: چوتھے درجے کے ذوی الارحام ۔۔میت کی اصل کی اصل کی اولاد	پھوپھی۔۔میت کے دادے کی بیٹی ماں شریک چچا۔میت کے باپ کے ماں شریک بھائی ماموں۔۔میت کے نانے کا بیٹا۔خالہ

حجب نقصان

حجب نقصان کا مطلب یہ ہے کہ فلاں وارث نہ ہوتا تو زیادہ ملتا، لیکن وہ موجود ہے تو حصے کم ہوگئے، جیسے اولاد نہ ہوتو شوہر کو آدھا ملے گا لیکن اولاد کی وجہ سے شوہر کو چوتھائی ملے گی، تو یہ حجب نقصان ہوا۔

یہاں 5 آدمیوں کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کو فلاں وارث ہونے کی وجہ سے حصہ کم ملا ہے۔

نمبر	کس حال میں زیادہ ملتا ہے اور کس حال میں کم ہو جاتا ہے۔
1	شوہر کے ساتھ۔ اولاد نہ ہوتو آدھا ملے گا۔۔ اولاد ہوتو چوتھائی ملے گی
2	بیوی کے ساتھ۔ اولاد نہ ہوتو چوتھائی ملے گی۔۔ اولاد ہوتو آٹھواں ملے گا
3	ماں کے ساتھ۔ اولاد نہ ہوتو تہائی ملے گی۔۔ اولاد ہوتو چھٹا ملے گا ماں کے ساتھ۔ پوتا پوتی نہ ہوتو تہائی ملے گی۔۔ پوتا، پوتی ہوتو چھٹا ملے گا ماں کے ساتھ۔ پوتا پوتی نہ ہوتو تہائی ملے گی۔۔ پوتا، پوتی ہوتو چھٹا ملے گا
4	پوتی کے ساتھ۔ صلبی بیٹی نہ ہوتو آدھا ملے گا۔۔ صلبی بیٹی ہوتو چھٹا ملے گا پوتی کے ساتھ۔ دو بیٹیاں ہوں تو کچھ نہیں ملے گا۔۔ اور پوتا ہوتو عصبہ بنے گی
5	باپ شریک بہن کے ساتھ۔ حقیقی بہن نہ ہوتو آدھا ملے گا۔ اور وہ ہوتو چھٹا ملے گا باپ شریک بہن کے ساتھ۔ دو حقیقی بہن ہوتو کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن بھائی ہوتو عصبہ بنے گی

حجب حرمان ایک نظر میں

حجب حرمان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ دوسروں کو محروم کرتے ہیں لیکن خود وراثت سے محروم نہیں ہوتے۔ بلکہ حصے کے طور پر یا عصبہ کے طور پر مل ہی جاتی ہے۔ یہ چھ قسم کے لوگ ہیں جسکا ذکر آگے آرہا ہے۔

(۲) دوسری قسم وہ لوگ جو ہمیشہ کے لئے وراثت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ پانچ قسم کے لوگ ہیں۔

جو کسی حال میں محروم نہیں ہوتے یہ 6 ہیں

نمبر شمار	حصے دار	کس طرح ملتا ہے
1	بیٹا	ہمیشہ عصبہ کے طور پر لیتا ہے
2	باپ	حصے کے طور پر، اور کبھی عصبہ کے طور پر
3	شوہر	ہمیشہ حصے کے طور پر، عصبہ کے طور پر نہیں
4	بیٹی	حصے کے طور پر، اور اس کے ساتھ بیٹا ہو تو عصبہ کے طور پر
5	ماں	ہمیشہ حصے کے طور پر
6	بیوی	ہمیشہ حصے کے طور پر

دوسرا ہے۔۔ جو ہمیشہ محروم ہوتے ہیں یہ 5 ہیں

نمبر شمار	حصے دار	کس طرح ملتا ہے
1	کافر	مسلمان کا وارث نہیں ہوتا
2	قاتل	مقتول کا وارث نہیں ہوتا
3	غلام یا باندی	کسی کے وارث نہیں ہوتے
4	مرتد	کسی کا وارث نہیں ہوتا
5	اختلاف دارین	دار الاسلام والا دار الحرب والے کا وارث نہیں ہوگا۔

تمت بالخیر

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین، و الصلوۃ و السلام علی رسوله الکریم و علی اله و اصحابه اجمعین الی یوم الدین ۔

احقر ثمیر الدین قاسمی غفرلہ، مانچیسٹر، 2 / 2/ 2018

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

E samiruddinqasmi@gmail.com

mobile (00 44) 07459131157